

قطـ

حیثیت

ایکسپ

ارباب

فرش

دورنگ

ہند بلکہ

برداشت

کو بہول

ہجرت کے

سلا

شاد آں۔ مختار الملک سالار جنگ (اول) یمین السلطنت مہاراجہ سرکشن پرشاد اور دوسرے
جلیل القدر امرا کے دامن دولت سے بیشمار شاعر انشاپرداز اور نقاد اور ادبی اور علمی
شخصیتیں وابستہ تھیں۔ سالار جنگ (ثالث) نے جن کے جمع کیے ہوئے نوادرات کے

قطعہ
حیثیت
ایکسپ
ارباب
فرش
دور تک
ہند بلکہ
برداشت
کو بھول
ہجرت ک

سلاطین آصفیہ کے عہد میں ارسطو جاہ میر عالم امیر کبیر وقار الامراء مہاراجہ چندو لال
شاداں۔ مختار الملک سالار جنگ (اول) یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد اور دوسرے
جلیل القدر امرا کے دامن دولت سے بیشمار شاعر انشا پرداز اور نقاد اور ادبی اور علمی
شخصیتیں وابستہ تھیں۔ سالار جنگ (ثالث) نے جن کے جمع کیے ہوئے نوادرات کے

پیش لفظ

قطب شاہی دور سے آصفجاہی دور تک حیدرآباد کو بہت بڑے علمی مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔ ان دنوں فارسی ضرب المثل "علم زجاہ بے خبر جاہ ز علم بے نیاز" ایک بے معنی سی بات تھی کیونکہ بادشاہوں کے علاوہ ان سے متوسل عمائدین اور ارباب ثروت و سطوت بھی علم کے رسیا تھے اور علما اور فضلا کے آگے دیدہ و دل فرش راہ کرتے تھے اور ان کے سرپرست اور مربی تھے ان کی معارف پروری کی دور دور تک شہرت پہنچ چکی تھی حیدرآباد کے نام ہی میں ایسی کہربائیت تھی کہ نہ صرف اقطاع ہند بلکہ ایران اور مشرق وسطیٰ سے مختلف علوم و فنون کے ارباب کمال صعوبات سفر برداشت کر کے کھنچے چلے آتے تھے اور امرا و اعیان کی قدردانیوں سے نہال ہو کر وطن کو بھول جاتے تھے حق تو یہ ہے کہ ایسی ہزاروں یگانۂ روزگار ہستیاں اپنے وطن سے ہجرت کر کے حیدرآباد آئیں اور یہیں پیوند خاک ہوئیں۔

سلاطین آصفیہ کے عہد میں ارسطو جاہ' میر عالم' امیر کبیر وقار الامرا' مہاراجہ چندو لال شاداں۔ مختار الملک سالار جنگ (اول)، یمین السلطنت مہاراجہ سرکشن پرشاد اور دوسرے جلیل القدر امرا کے دامن دولت سے بیشمار شاعر انشاپرداز اور نقاد اور ادبی اور علمی شخصیتیں وابستہ تھیں۔ سالار جنگ (ثالث) نے جن کے جمع کیے ہوئے نوادرات کے

میوزیم کی چار دانگ عالم میں دھوم ہے قدیم دکنی زبان کے کئی شاعروں کے نایاب اور کمیاب کلام کی اشاعت کے لئے "سلسلہ یوسفیہ" قائم کیا اس سلسلے کے زیر اہتمام دکن کے ممتاز ارباب تحقیق نے نہ صرف نام نیک رفتگاں کو ضائع ہونے سے بچایا بلکہ اردو زبان کے ابتدائی نقوش کو اجاگر کر کے ایک تاریخی خدمت انجام دی آصف سابع نے جامعہ عثمانیہ میں اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دے کر ایک کم مایہ زبان کو دنیا کی ترقی دار علمی زبانوں کا ہمسر بنا دیا انجمن ترقی اردو اور ادارہ ادبیات اردو کی علمی اور ادبی خدمات ایک مستقل کتاب کا موضوع بن سکتی ہیں۔

بہر حال راجہ بہادر گردھاری پرشاد محبوب نواز ونت باقیؔ عہد آصفی کے ایک علم دوست خاندان کے چشم و چراغ تھے ان کے جد اعلیٰ رائے دولت رائے آصفجاہ اول کے ہمراہ دکن آئے ان کے والد نرہری پرشاد سنسکرت کے ممتاز عالم اور مصنف تھے باقیؔ یکم رجب ۱۲۶۰ھ م ۱۸۶۳ء کو پیدا ہوئے اسی سال سکندر جاہ آصف جاہ ثالث نے رحلت پائی باقیؔ نے ان کے جانشینوں نواب ناصر الدولہ آصف جاہ رابع متوفی ۱۲۷۲ھ م ۱۸۵۶ء افضل الدولہ آصفجاہ خامس متوفی ۱۲۸۵ھ م ۱۸۶۸ء اور میر محبوب علی خاں آصف جاہ سادس متوفی ۱۳۲۹ھ م ۱۹۱۱ء کے عہد حکومت میں مختلف خدمات انجام دیں۔

باقیؔ کی عمر ۲۳ سال تھی کہ نواب روشن علی خاں شاہ یار الملک نے ان کی اعلیٰ صلاحیتوں اور خاندانی وجاہت کے پیش نظر اپنی فوج کی تنظیم و تربیت کا منصب انھیں سونپا اس خدمت

کو انھوں نے سلیقے اور کامیابی کے ساتھ انجام دیا کہ مختار الملک سالار جنگ اول نے ۱۲۷۹ھ م ۱۸۶۲ء میں افواج باقاعدہ کی صدر سررشتہ داری پر انھیں مامور کیا جب جمعیت نظام محبوب ۱۲۸۸ھ م ۱۸۷۱ء میں قائم کی گئی تو اس کی سررشتہ داری بھی انھیں کے تفویض کی گئی آصفجاہ سادس کے اتالیق اور مقرب خاص کے اعزاز سے سرفراز ہوئے تو ان کی قسمت کا ستارہ چمکا ۱۳۳۰ھ م ۱۹۱۲ء میں خطاب آصف جاہ سادس نے دربار حکمرانی کے موقع پر خطاب راجہ بہادر مع لوازمات دیا ۱۳۱۲ھ م ۱۸۹۵ء میں محبوب نواز ونت کے علاوہ روشن چوکی اور عماری عطا کئے گئے اس طرح ان کی فرض شناسی اور وفادارانہ خدمات کا اعتراف کیا گیا۔

باقیؔ کو دیولوں کی تعمیر کا شوق تھا انھوں نے متعدد دیول تعمیر کرائے خصوصاً کیشوگری کی دیول کی تعمیر بہ صرف کثیر کرائی (۹) مرتبہ بنارس یاترا کو گئے ان کو سوامی سرجا بھائی سکرانند سرسوتی مرتاض سے دلی عقیدت تھی ان کی مثنویاں شمع منور (فارسی) اور رمتی چرتر (اردو) سوامی جی سے ان کی ارادت مندی کی مظہر ہیں۔ انھیں مسلمان بزرگان دین صوفیوں اور عالموں سے بھی عقیدت تھی۔ تعلق خاطر تھا محلہ کبوتر خانہ میں (جہاں ان کی دیوڑھی موجود ہے) موقعہ حسین شاہ ولی کا عرس دھوم دھام سے کرتے تھے اور ہر سال رمضان میں روزہ داروں کے افطار کا اہتمام بہ طیب خاطر کرتے تھے ان امور سے ظاہر ہے کہ باقیؔ اپنے مسلک کے پابند ہونے کے باوجود ایک وسیع المشرب بزرگ تھے ہندی، اردو، اور فارسی تینوں زبانوں پر ان کو یکساں قدرت حاصل تھی۔ مرقع سخن (ادارہ ادبیات اردو) میں باقیؔ کی اردو شاعری پر مولوی عبد الغفور مجددی نے ایک بسیط مضمون میں ان کی کل تصانیف (۲۱)

بتائی ہیں اور لکھا ہے کہ ان میں فارسی نظم میں (۲۰) فارسی نثر میں (۳) اردو نظم و نثر میں (۴) اور ہندی بھاشا میں (۴) کتابیں ہیں۔ تفصیل یہ ہے۔

فارسی نظم میں

۱- پیرایۂ عروض ۲- یادگارِ باقیؔ (فارسی غزلوں کا دیوان) ۳- قصائدِ باقیؔ ۴- بہارِ عام ۵- مثنوی صنائع بدائع ۶- پرتس نامہ ۷- تہنیاتِ باقیؔ۔
۸- ضرب الامثال ۹- مکتوباتِ منظومہ ۱۰- زمزمۂ باقیؔ ۱۱- بھگوت شریف ۱۲- رامائن مسیحا۔
۱۳- رباعیاتِ بابرکات ۱۴- رباعیات مناجات بارانِ رحمت ۱۵- باقی نامہ ۱۶- بلاغ رزاق
۱۷- مثنوی شمع سوز ۱۸- منشاتِ باقیؔ ۱۹- کنوز التواریخ ۲۰- کلامِ متفرق۔

فارسی نثر میں

۱- افضل التصحیح (فارسی لغت) ۲- نوشتۂ عاقبت (کلکتہ، دہلی۔ آگرہ متھرا۔ بنارس۔ امرتسر۔ بمبئی۔ ناسک اور مدراس کے سفر کے حالات
۳- مہابھارت (یہ فارسی میں مہابھارت کا ترجمہ ہے اصل کتاب ۱۸ پربوں میں ہے جن کے منجملہ باقیؔ نے صرف (۲) پربوں کا ترجمہ کیا تھا کہ ان کی زندگی کا ورق الٹ گیا۔

اردو نظم و نثر میں

۱- بینی چرترا سوانح عمری سوامی بھاسکر آنند سرسوتیؔ ۲- تحقیقاتِ سیاقِ باقیؔ ۳- بقائے باقیؔ (دیوانِ اُردو) ۴- دردِ باقیؔ و دردِ ساقیؔ (خواجہ میر دردؔ کی دو سو فارسی رباعیوں کا منظوم ترجمہ)

ہندی بھاشا میں

۱- تیرتھ مالا (بھجنوں کا مجموعہ) ۲- شمبھو پران ۳- کیشو پران۔ ۴- بھاگوت سار۔

اس وقت باقیؔ کی تیرھویں فارسی تصنیف رباعیاتِ بابرکات[1] پیشِ نظر ہے اس کتاب میں

[1] یہ کتاب سنہ ۱۳۰۳ھ میں مطبع انصاری دہلی میں طبع ہوئی۔

جو ۸۰ سال قبل طبع ہوئی ہے باقیؔ نے اللہ تعالیٰ اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علی الترتیب (۹۹) ناموں کے اوراد اور ان کی تاثیر اور ہر نام کے ورد کی تعداد کبیر وسط و صغیر کی تفصیل منظوم کی ہے حضورِ اکرمؐ کی مدح و ثنا میں قصیدہ بحرِ فیض' تاریخ تولید اور ہفت بند کے علاوہ الف بائے ماتمِ غم کے زیرِ عنوان حضرت سید الشہدا قرۃ العین سید الثقلینؑ۔ ردیف الف سے یے تک کے التزام کے ساتھ نوحے بھی شامل ہیں۔

قصیدہ بحرِ فیض سنہ ۱۳۰۱ھ میں مکمل ہوا۔ یہ تاریخی نام ہے ان قصائد کے آخر میں "خاتمہ" کے زیرِ عنوان باقیؔ کی ایک نظم ہے جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور حضور ختمی مرتبت کے اسمائے مبارک ان کے طریقۂ ورد اور تاثیرات نظم کرنے کے بعد انھوں نے اس متبرک سرمائے کو برائے تصدیق و تصحیح اولاً شمس العلماء مولوی عبدالحق کی خدمت میں پیش کیا موصوف نے ارشاد فرمایا "یہ مسلمانوں کا کام تھا اور خوش قسمتی سے آپ نے انجام دیا ہے۔" یہ بات باقیؔ کو ناگوار گزری۔ انھوں نے مولانا سے کہا۔ ایسی تعریف و توصیف سے کیا حاصل مجھے آپ سے اصلاح کی توقع تھی آپ کی تعریف سے میں حیران رہ گیا موصوف نے کہا۔

بگفتا ما یسے اطفال ہا را — دہانیدیم یاد اسمائے حسنیٰ
مگر اکثر غلط خوانی نمودند — نہ وہ بالا نہ نادانی نمودند
تو اندر رشتۂ موزوں کشیدی — ثنا مشمرِ ثواب افزوں کشیدی
زبس فرمود الف لام علی را — لسانِ دیگر اسمائے ورا منہا
کہ از بہرِ تمیز است ایں الف لام — ہمہ باقیؔ خوش است ایں نیک فرجام

اور یہ دعا دی۔

خدایت در جہاں باقی بدارد ـــــــ بہ فخر و عز و شاں باقی بدارد

اس کے بعد باقی نے یہ نظم بغرض اصلاح آغا سید علی شوستری طوبی المخاطب سناد الملک کو دی آغا صاحب اپنے دور کے صاحب باطن بزرگ اور جید عالم تھے موصوف نے باقی کی زیر نظر نظم ملاحظہ فرمانے کے بعد عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں منظوم تقریظیں لکھیں جو علی الترتیب ۲۲ اور ۱۷ اشعار پر مشتمل ہیں فارسی تقریظ کے چند شعر ملاحظہ ہوں :۔

زمن صد بارک اللہ باد بر باقی و تصنیفش — کہ غیر از واصف نظمے ندارد کرد توصیفش
کنوز معرفت را و رموز اہل عرفاں را — چناں تعریف کرد آخر کہ نتواں کرد تعریفش
زہندو ایں رموز اہل اسلام آں عجب زیرا — کہ ایں بُرد منزل را نیارم کرد تعریفش
منظم کردہ ایں اسمار حسنیٰ را بداں حسنے — کہ حسن لم یزل مقروں بود در ضمن تلفیفش
ہزاراں آفریں بر خاطر روشن ضمیری کو — بود شفافیٔ نور ذکا در ستر تشفیقش

ان تقریظوں کے لئے باقی نے بہ نظر استحسان (۲۶) شعر کی ایک نظم لکھی جس میں آغا صاحب کے تبحر علمی کا اعتراف کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ "ہفت اقلیم آغا صاحب کو فضائل میں یگانہ شمار کرتے ہیں۔ فارسی دانی میں ان کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ وہ فاضلوں میں افضل اور کاملوں میں اکمل ہیں اگر حدیث دکل منجم کذاب برب الکعبہ کی صداقت مانع نہ ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ علم نجوم میں انھیں حاکمانہ دسترس ہے۔ ان کی استادی کا مختار الملک نیر اعظم کو اعتراف ہے۔ نواب کرم الدولہ ان کے شاگرد ہیں وقار الامراء اور ایک دنیا صدق دل سے ان کی توقیر کرتی ہے۔ حضور نظام ان کی عزت کرتے ہیں۔ باقی ان کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور ان کی شاگردی پر فخر کرتے ہیں اس نظم کے چند شعر ذیل میں درج ہیں۔

سلامت باد ذات حضرت طوبیٰ کہ تعظیمش — بہ باقی لازم آمد زانکہ شد فخرش ز تعلیمش
ہر آں کس جا گزیں گردیدہ زیر سایۂ طوبیٰ — ہمیشہ در اماں باید شمرد از دوزخ و بیمش
ندیدم مثل او شستہ نثرادے فارسی دانے — کہ کردہ نظم تازی تازگی حاصل ز تنظیمش
بہ جمع فاضلاں افضل بہ بزم کاملاں اکمل — کہ مستحکم نہ باشد کاخ علم از فیض ترمیمش
حدیث صادق کذب منجم می شود مانع — دگر نہ نیست مشکل گفتن احکام تنجیمش
بہ استادی او بودہ مقر مختار ملک ما — بہ شاگردی او کرم کردہ تکریمش
وقار الامرا اعزازش اگر سازد سزا باشد — جہانے می کند با صدق دل توقیر و تفخیمش

باقی راسخ الاعتقاد ہندو تھے اور اپنے مذہب کے اصولوں کے سخت پابند تھے لیکن طبعاً وسیع المشرب تھے۔ یہ وسیع المشربی در اصل نتیجہ تھی دوسرے مذہبوں کی تعلیمات سے گہری واقفیت کا جس کا روشن ثبوت ان کی زیر نظر نظم ہے بات یہ ہے کہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے تقابلی مطالعے سے ذہن میں روشنی پیدا ہوتی ہے اور انسان تنگ نظری تعصب اور ہٹ دھرمی کے بجائے حقائق سے آنکھ ملانے کے قابل بنتا ہے اور مسائل حیات کو رواداری اور انسانیت کے زاویۂ نظر سے دیکھتا ہے حیدر آباد میں مختلف فرقوں کا مثالی سنجوگ اسی آزاد مشربی کا نتیجہ ہے۔

باقی اردو شاعری میں حضرت فیض کے شاگرد تھے فارسی سے ان کو طبعی مناسبت تھا۔

اردد اور ہندی میں بھی انھیں خاطر خواہ دستگاہ تھی مگر وہ ان زبانوں کے سرآمد روزگار قلمکاروں کے نقش قدم پر چلتے تھے ان میں اپنی الگ شاہراہ بنانے کی صلاحیت نہ تھی اس لئے ان کی فکر یگانہ روی کے جوہر نہ دکھا سکی۔ تاہم ان کی زیر نظر تصنیف کی اہمیت بجائے خود مسلّم ہے۔

آغا سید حسن کربلائی مستحق مبارکباد ہیں کہ انھوں نے باقی کی اس مفید تصنیف کی دوبارہ اشاعت کا اہتمام کرکے دلدادگان اوراد و وظائف کی قابل قدر خدمت انجام دی

سید مہدی حسین

۱۴ر دسمبر ۱۹۷۱ء

قمر نگاہ

بازار نور الامرا حسینی محلہ

حیدرآباد - ۲۴

رباعیات با برکات

نظم دل آویز اسماء الحسنیٰ

۱۳۱۰ھ

من تصنیف شریف کرم آمود راجہ محبوب نواز ونت بہادر

۱۳۱۰ ۱۳۱۰

جامع فضل علم و عمل والا نژاد جبرئیل

زندہ دل گردھاری پرشاد باقی

۱۳۱۰



الله

اولین الله اسم اعظم است … هم مقدّم هم پناهِ عالم است
آخرِ شب شصت و سه بارش بخوان … مقصدت حاصل شود اندر جهان
اوسطِ وردش ده و دو گفته اند … اصغرش سه بار از لب سفته اند
گر هزار از دل نمائی ورد این … بیگمان و شک شوی صاحب یقین
در صد بار ار کنی بعدِ نماز … در شود به باطنِ تو کشف راز
حب نما یا آر دا ز وے سه هزار … در فگن در بحر و کامِ دل برآر

الرحمن

نام الرحمن که صاحب رحمت است … ز و بدنیا و به عقبے راحت است
دو صد و هم نود و هم نه بدان … بهر دفع یاس و نسیانش بخوان
سی و هفت اعداد وسط او شمار … هم صغیرش دو بدان ای هوشیار

هو الباقی

خوش بمصرع لا اله الا الله خوان

نه شش محمد رسول الله دان

بعد این بیست و یک ابیات بیش

گردید با عبارات با زعفران

بسم الله الرحمن الرحیم

بدایت تعریف عدد نه

۱۰ ه ۱۳

نه بلا شک افضل اعداد هست	ضرب و هم تقسیم را بنیاد هست
بین که در اعداد ها فایق شده	نود و نه نام را لایق شده
چون نخست آن نه بُدو دم باز گشت	گشت هجده هشت و یک باز گشت
پس سه به شد ضرب بست و هفت بین	هفت و دو را نه تو بشمر بالیقین
باز نه را ضرب چون بر چار شد	دان شش و سه نه بلا تکرار شد
بار دیگر ضرب نه را کن به پنج	پنج شد با چار با هم نه به سنج
گشته با شش ضرب شد پنجاه و چار	چار و پنج ای یار نه شد بر شمار
ضرب نه با هفت شصت و سه بدان	سه به شش شد جفت نه شد بیگمان
نه بشد هفتاد و دو در هشت بار	دو بشد با هفت ضم نه گشت یار
نه به نه هشتاد و یک شد بیگمان	یک چو شد با هشت واصل نه بدان
نه چو با ده یافت ضرب و شد نود	صفر را بگذاشت نه گردید خود
وحدت و کثرت ازان پیدا شده	هر که دید این نکته را شیدا شده
باقیا زان نود و نه نام را	ساختم در نه رباعی انتما
هر که بر خواند بصدق و اعتقاد	واصلش مقصد شود حاصل مراد

سنجیده نه ترانه دلکش باقی

۱۰ ه ۱۳

هو الله

الله رحمن رحیم هم ملکش دان
قدوس و سلام و مؤمن او شد به امان

هو المؤمن

هم هست مهیمن و عزیز و جبار
متکبر و خالق است خلاق جهان

هو المهیمن

هو الخلاق

هو الباری

باری و مصور است و هم غفار است
بر جمله جهان غالب و هم قهار است

هو القهار

هو الوهاب

وهاب بفضل هم و نیز رزاق بگو
فتاح و علیم و قابض هر کار است

هو القابض

یا الباسط

هم باسط و خافض است و رافع و معز

هم هست مذل ازو است شیر عاجز

یا سمیع

آن پاک سمیع است و البصیر است حکم

هم عدل و اللطیف نام او شد جایز

یا اللطیف

یا الکبیر

زان العظیم خبیر است و حلیم است عظیم و

مانند غفور کش شکور است پس نعم

یا الغفور

یا العلی

بار العلی است و هم کبیر است و حفیظ

مقیت حسیب است و جلیل است و کریم

یا الکریم

هو الرقیب

هم اسم رقیبست و مجیب و واسع

زان یار حکیمست و ودود و لامع

هو الحکیم

هو المجید

پس گو که مجید و باعث و هم شهید

الحق و وکیل و هم قوی باشد جامع

هو الحق

هو المتین

من بعد متین و هم ولی و آن حمید

هم محصی و مبدی و معید آنگاه محیی

هو المحیی

هو الحی

هم ممیت و حی و قیوم

الواجد و ماجد است و واحد و صمد

هو الواجد

هو الاحد

بازش احد و صمد بگو تو قادر خوان

هم مقتدر و مقدم پس از دول دان

باز است مؤخّر و بدان پس اوّل

هم آخر و ظاهر است و هم باطن آن

هو الباطن

هو الوالی

والی متعالی است و برّ و توّاب

هم منتقم و عفوّ و رؤف دریاب

هو مالک الملک

وان مالک ملک است و ذو الجلال و الاکرام

پس مقسط و جامع و غنی گشته خطاب

هو الغنی

یا المغنی

مغنی مانع و ضار او هم نافع و نور

هم هادی و هم بدیع و باقی ز ظهور

یا البدیع

یا الهادی

هم وارث و هم رشید بر گو باقی

نامش نود و نه است آخر به صبور

الله اسم ذات است و اسما صفاتی او نود و نه

یا الباقی

باقی این نود و نه نام را

ساخت منظوم از پی ثواب

قطعه تاریخ طبع از میرزا علی اکبر شعله

مصرع تاریخ گشت لعل گفت

عشره باقی فصاحت باب

۱۰ ۳ ۱۳

بیفزا ماده با تاریخ تشخیص سال

الرحیم ۳

الرحیم آن نیز ز رحمانیت است ‌ ‌ ‌ رحم عامش عادت و خاصیت است
دو صد و پنجاه و هشتش دان کبیر ‌ ‌ ‌ سی و سه وسطت و ششش بشمر صغیر
پانصد بارش ز صدقِ دل بخوان ‌ ‌ ‌ بر تو گردد خلقِ عالم مهربان

الملک ۴

الملک آن پادشاهِ دو جهان ‌ ‌ ‌ مالک و صاحب تصرف جاودان
ورد او را کن نود بار از زبان ‌ ‌ ‌ با تسلط ور دهد بر ملک آن
نه بود وسط و صغیرش یاد دار ‌ ‌ ‌ ورد و امت شاه را شصت و چهار

القدوس ۵

هست القدوس نام پاک هم ‌ ‌ ‌ کو منزه باشد از نقص و سقم
یک صد و هفتاد وردِ او بدان ‌ ‌ ‌ هفده وسطش صغیرش هشت دان
ورد او را ساز از دل یک هزار ‌ ‌ ‌ ثبت بر نان پاره ها کن هفت بار
خور فرشته خو شوی یابی پناه ‌ ‌ ‌ از عدو یابی سلامت هم براه

السلام ۶

السلام آن کو سلامت آمده ‌ ‌ ‌ فارغ از نقص و علالت آمده
یک صد و هم سی و یکبارش بخوان ‌ ‌ ‌ بر سقیمان تا شود صحت از ان
گر نمائی ورد او را یک هزار ‌ ‌ ‌ علم یابی نیز صحت بی شمار

چارده وسطت بهرِ دفع رنج ‌ ‌ ‌ هم صغیرِ او بدان ای یار پنج

المؤمن ۷

هست المؤمن که ایمان راست کرد ‌ ‌ ‌ ایمنی بخشید و هر چه خواست کرد
یک صد و سی و شش اکبر بگیر ‌ ‌ ‌ نوزده وسطت و یک او را صغیر
بست و نه هم میدهد از غم امان ‌ ‌ ‌ از صد و ده پنج مخفی شد عیان

المهیمن ۸

المهیمن دان خبرگیرِ خلق ‌ ‌ ‌ هم محافظ هم امین بینای خلق
بر ضمائرها وقوف از وردِ او ‌ ‌ ‌ ظاهر و باطن صفا یابد از و
یک صد و شصت و چهل و پنج اعداد آن ‌ ‌ ‌ نوزده وسط و صغیرش یک بدان
بست و یک بار ار نمائی ورد یار ‌ ‌ ‌ هم ز شیطانت نباشد زینهار

العزیز ۹

العزیز آن غالبِ کون و مکان ‌ ‌ ‌ پادشاهان را لقب شد بهر شان
ورد او دولت فزاید بی شمار ‌ ‌ ‌ دان کبیرش نود و ست و هم چهار
سیزده وسطش صغیرش چار دان ‌ ‌ ‌ از برائی کیمیا نود به خوان
در همه خلقِ جهان دو الف بار ‌ ‌ ‌ آخرِ شب ورد او ساز ندیار
می شود باران رحمت زان نزول ‌ ‌ ‌ در جنابِ حق دعا گردد قبول
چهل و یک بار ار نمائی ورد آن ‌ ‌ ‌ کی شوی محتاج دیگر در جهان

الجبّار ١٠

هست الجبار آن قادر خبیر / صاحب دولت ازان گردد فقیر
بست و یکبارش دوامت کن بخوان / ایمنی یابی ز ظلم ظالمان
دو صد و شش دان تو اعدادش کبیر / بست و شش وسطت و هشت آمد صغیر
نقش خاتم گر کنی این نام را / شوکت افزاید شود هیبت فزا

المتکبّر

نیز المتکبر اسم کبریا ست / خاصه کاین دعوی بذات او سزاست
ورد او صد بار کن پیش از دخول / از زنت فرزند بر گردد حصول
ور کنی وردش تو در هر ابتدا / به شود هر کار حسب مدعا
بست و یک بارش بخوان ای باصواب / تا نباشی هیچگه خائف بخواب
شش صد و شصت و دو وردش بهر زان / چارده وسطش صغیرش پنج دان

الخالق ١٢

دان تو الخالق که شد خلقت از و / ور دهیک صد کن شود عاجز عدو
گر تو سازی ورد آن افزون دوام / خلق سازد حق فرشته لا کلام
او بسازد خدمتت روز و شبان / تا جزا هم رخ شود روشن ازان
هفصد و سی و یکی اعدادش کبیر / وسط هفتاد و چهار و دو صغیر

الباری ١٣

نیز الباری بمعنی خالق است / از پی اولاد وردش صادق است
دو صد است و سیزده وردش بدان / چارده وسط و صغیرش پنج دان
گر تو یکصد بار بر خوانی مدام / در ریاض قدس باشی لا کلام
جسم تو در قبر نگداز د خدا / هم کند فرزند در دنیا عطا

المصوّر ١٤

المصور صورت آرای جهان / نقشبند کائنات و کن فکان
سه صد و سی و شش اعدادش کبیر / سی و نه وسطش شمر سه دان صغیر
گر عقیمه روزه دارد هفت یوم / بست و یک بارش گه افطار صوم
بر دمد بر آب و در نوشد ورا / نیک رو فرزند یابد از خدا
نیز ورد آن چو جاوید ان شود / مشکل هر کار زان آسان شود

الغفّار ١٥

جرم بخش خلق الغفار دان / با دعای اغفر لی ذنوبی را بخوان
روز جمعه وردا و صد بار کن / بر امید مغفرت این کار کن
یک هزار و دو صد و هشتاد و یک / وسط یک صد بست و نه بی ریب و شک
بست و یک دان اصغرش ای باصفا / فهم کن وَاللّٰهُ یُعْطِی مَنْ یَّشَاءُ
بعد ازین وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم / آمده بنگر به قرآن کریم

القهّار ١٦

هر که با قهار خواند بیشتر
در میانِ فرض و سنّت وردِ او
دشمنت مقهور باشد بیگمان
سه صد و شش شد عدد او را کبیر

حُبِّ دنیا در دلش نکند اثر
گر کنی صد بار ای فرخنده خو
خاتمه بالخیر گردد هم ازان
سی و ششش اوسطش بدان و نه صغیر

الوهّاب ۱۷

باز الوهاب را در ورد سنج
در نمازِ چاشت به خوان هفت بار
چارده بشمار اسمِ او کبیر

دوره‌ها سازد ترا از فقر و رنج
تا که بی پروا شوی از روزگار
پنج وسطش هست و هم پنجش صغیر

الرزّاق ۱۸

دان تو الرزاق را روزی رسان
اوّلش ده بار خوان در کنج راست
روزی و نفع تو میگردد فزون
سه صد و هشتست اعدادش کبیر

وردِ او لازم بشد اندر مکان
قبله رو در چار کنجش خوان بچاشت
زان مکان افلاس میگردد برون
سی و هشتش وسط و دو بشمر صغیر

الفتّاح ۱۹

باز نام پاکش الفتاح شد
چار صد هشتاد و نه عددش کبیر
از پی رفع حجاب از دل بخوان

هر مقفل کار را مفتاح شد
وسط او پنجاه و هفت و سه صغیر
هر سحر هفتاد بار ای نکته دان

العلیم ۲۰

العلیم آن کو بود دانای راز
کشف علم عالم الغیبت شود
در شب جمعه تو صد بارش ضرور
بهر کسب علم وردش بهتر است
پانزده تعداد وسطش کن خیال

ورد او صد بار کن بعد از نماز
آگهی ز اسرار لاریبت شود
گر بخوانی معرفت یابی دفور
یک صد و پنجاه عددش اکبر است
شش صغیرش دان تو ای نیکو خصال

القابض ۲۱

نیز القابض که اندر قبضه اش
با حفیظش تا چهل روزش مدام
جوعِ معدود گردد زان اثر
گرسنه بار از دل نمائی وردِ او
نه صد و سه هست اعدادش کبیر

قبض و بسط دهر باشد ملک وش
بر چهل لقمه نویس و خور تمام
وز عذابِ قبر باشی بی خطر
فتح یابی حسبِ خاطر بر عدو
نود و سه وسط و ان هم سه صغیر

الباسط ۲۲

خوان تو ده بار اسم باسط هر سحر
حاجت غیرت نباشد در معاش
در چهل بارش تو ورد افزا شوی
دان شمار اکبرش هفتاد و دو

دست بردارد برخ مال ای پسر
میشود توسیع رزقت بی تلاش
غیر حق از خلق بی پروا شوی
وسط او نه خوان هم اصغر نه بگو

الخافض [۲۳]

هست خافض پست سازِ دشمنان — بعد سہ صوش تو ای روشن روان
درمیان جلسہ خوان ہفتاد بار — فتح یابے بر عدوے نابکار
پانصد بارش بخوانے گر بجان — از غلوِ دشمنان یابے امان
یک ہزار و چار صد ہشتاد و یک — اکبرِ اعداد آن بے ریب و شک
یک صد و چہل و نہ آمد وسطِ او — پنج اعداد صغیر او بگو

الرافع [۲۴]

وردِ الرافع تو اے رفعت طلب — کن بہ نصفِ روز تا در نصفِ شب
با وضو صد بار ہر روزش بخوان — بیگمان باشے تو انگر در جہان
بست بار از بیکنی وردش دوام — حاصلت گردد مرادِ دل تمام
سہ صد و پنجاہ و یک بشمر کبیر — بست و شش وسطش بدان دو سہ صغیر

المعز [۲۵]

المعز آن عزت افزاے جہان — ورد او کن ای عزیز از صدق جان
در شب جمعہ دوشنبہ در عشاء — خوان بہ چہل بارش شود عزت فزا
یک صد و یم ہفدہ اکبر بخوان — وسط ہجدہ نہ صغیر آمد بدان

المذل [۲۶]

خوان مذل ہفتاد و پنج ای ہوشیار — سجدہ ساز و گو کہ ای پروردگار

کہ مرا از شرِ دشمن دہ امان — خوفِ حاسد بس نماید بیگمان
اکبرش تا ہفصد و ہفتاد رفت — پنج اصغر وسطِ او ہفتاد و ہفت

السمیع [۲۷]

السمیع از ناطق و ساکت شنید — ہر دعا و شد اجابت را امید
یک صد و ہفتاد بار او را بخوان — ہم بظرف چین ز مشک و زعفران
بر نویس از روغنِ گل باز شو — ساز آن روغن بگوشش کر فرد
روز پنجشنبہ تو این اسم اے جوان — پانصد بعد از نمازِ چاشت خوان
ہمچنین گر میتوانی کن دوام — ہر دعا مقبول گردد لا کلام
عاد و سطش ہست ہجدہ نکتہ دان — نہ صغیرش بدان اجابت را بخوان

البصیر [۲۸]

البصیر است آنکہ بیند بی بصر — دارد از پنہانے و مخفی خبر
سہ صد و دو بار او را ورد ساز — باش از امراضِ سقمِ چشم باز
سی و دو وسط و صغیرش پنج دان — کن رمد را دور و شب کوری بر آن
درمیانِ فرض و سنت ہر سحر — صد بخوانے حق کند بر تو نظر
از عنایت ور بخوانی ہفت بار — بعد عصرش از مفاجا غم مدار

الحکم [۲۹]

الحکم را در شب جمعہ بخوان — آن قدر افزون کہ بیخود شو از آن

معدنِ اسرار حق سازد ترا
هم لطونت راکند روشن خدا

هم نجوان هشتاد بارا اندر نماز
پنجگانه شو غنے و بے نیاز

شصت و هشت اکبر بدان ای هوشیار
چارده وسطت و پنج اصغر شمار

العدل ۲۰

اسم العدل ار نویسے بر شمار
با قلم بر تیکه نانها بیست بار

پس بخور خلقت مسخر می شود
در شب جمعه نکو ترے شود

وقت مغرب گر کنی بعد از نماز
یکهزارش ورد دای وردساز

از همه آفات ارضے و سما
پس نجانت می دهد فضل خدا

وقت شب وردش بصد قل جان بکن
واقف اسرار باشی بے سخن

یکصد و چارست اعدادش کبیر
چارده وسطست و پنج آمد صغیر

اللطیف ۲۱

نفع بخشِ خلق زاسمای شریف
نیست اسمی مثل اسمِ اللطیف

از پئے اصلاح کارش از نیاز
غسل کن صد بار خوان بعد از نماز

دافع ناچاری و فقر و مرض
هست وردش کن تو بر وقت عرض

یکصد و سبت و نه عدد هستش کبیر
وسط او هشتاد و سه دان صغیر

الخبیر ۲۲

الخبیر آن واقف کون و مکان
هست بروے حالت هر کس عیان

گر نمائی ورد او را جاودان
مطلع باشے ز اسرارِ نهان

از فساد نفس موذی وارهے
یابے از نیک و بد خود آگهے

هشت صد هم دوازده عددش کبیر
وسط او هشتاد و سه دو دان صغیر

الحلیم ۲۳

الحلیم آن بردبار عفو ساز
در غضب ناید گهی آن بے نیاز

هم نویس و هم بشو آن اسم را
آب شوئیده فشان بر کشته را

می شود نشو نما افزون ازان
با وضو هر روز صد بارش بخوان

بر شمر هشتاد و هشت او را کبیر
شانزده وسط و بدان هفتش صغیر

العظیم

العظیم اسمیست با جاه و جلال
لازم التعظیم اے نیکو خصال

هفت بار او را بکن بر آب دم
نوش کن زان میرود درد شکم

ورد کن بهرِ حصولِ عز و شان
بیگمان باشے معزز در جهان

یک هزار و بست دان عددش کبیر
یک صد و دو وسط بشمر نه صغیر

الغفور ۲۵

الغفور از غفر ماخوذ است آن
مغفرِ سر بهرِ تیغ جرم دان

بهر دفع تپ تو بر کاغذ نگار
بس به چسپان بر سرِ نان استوار

خوردن وی مے کند حاصل شفا
هم سیاهی مے برد از دل ترا

رب اغفرلی به سجده خوان سه بار	رفع وسواست کند پروردگار
گر تو خواهی راز دل مخفی شود	تا سه روزش ورد کن ای باخرد
بر سر ریگیش بخوان هفتاد بار	پس بچاه انداز ای نیکو شعار
یکهزار و دو صد و هشتاد و شش	ورد او ساز و بعالم باش خوش
وسط او دان ایک صد و سی و چهار	هم صغیرش هشت دان ای باوقار

۳۶ الشکور

الشکور آن فیض بخش شاکران	چهل و یک بارش بکن وردش ز جان
دم بکن بر آب و نوشش ای خوشحال	دست تر زان آب کن بر رو بمال
درد و شبکوری رود از وی ضرور	تنگی دل را نماید نیز دور
پنج الفش خوانی ار ای هوشمند	در قیامت رتبه ات گردد بلند
پانصد و بست اعدادش کبیر	وسط دان پنجاه و هشت آمد صغیر

۳۷ العلی

العلی آن عالی اعلی مقام	ورد او را گر کنی از دل دوام
ور بداری نقش او را نزد خویش	فقر بگذارد غنی گردی ز پیش
در سفر هستی چه در رنج و محن	با خوشی راجع شوی هم در وطن
گر درم داری بکن وردش سه بار	تا که یابی صحت از پروردگار
یکصد و ده از کبیرش گفته اند	یازده وسط و دو اصغر سفته اند

۳۸ الکبیر

الکبیر از کبریا ماخوذ دان	ورد او بهر بزرگیها بخوان
نیز بر بیمار نه بارش بدم	میشود حاصل شفای ذی همم
پس کبیرش ادو صد است و سی و دو	وسط بیست و پنج و اصغر هفت گو

الحفیظ

الحفیظ آن حافظ کون و مکان	نهصد و نود با هشتش بدان
ورد او ای دوستان باید شنید	بهر حرق و غرق و سرق آمد مفید
نقش اسمش را تو بر بازو بدار	هم ز هیضه امن یابی یاد دار
یک صد و هفتست وسطش بالیقین	هشت اعداد صغیرش برگزین

المقیت

المقیت آن کو ترا بدهد بقیت	بهر تبغیض است ذکرش کن بوقت
ورد او کن بهر قوت یافتن	بر همه اشیا تسلط ساختن
وز پی هر درد ورد او بخوان	پس کبیرش پانصد و پنجاه دان
پنجه و پنج اوسط اصغر یک شمر	دم بکن بر کوزه و آبش بخور

الحسیب

الحسیب آن مالک روز حساب	آنکه میداند همه سقم و صواب
از حسابت پاک دارد در جهان	کار بر هم خورده گردد خوش ازان

گر بخوانے حسبی اللہ الحسیب	کار تو در ہفتہ بہ گردد عجیب
وردِ او ہشتاد باشد از کبیر	ای پسر وسط و صغیرش ہشت گیر

الجلیل ۴۲

الجلیل اسمیست با جاہ و جلال	وردِ او جاہت بہ بخشد لازوال
گر تو بنویسے ز مشک و زعفران	در خورے یا بر کنے تعویذ آن
میشود توقیر تو زان بیشتر	نیز می دارد ببین دیگر اثر
بر سرِ اسباب دہ بارش بخوان	امن از دزدے بیابد بیگمان
شد عدد ہفتاد و سہ او را کبیر	وسط دہ برگیر دیک بشمر صغیر

الکریم ۴۳

الکریم آن کو کہ بخشش می کند	ہر کسی بر جود و فیضش مستمند
ورد او را کن بہ بستر رو بخواب	در جہان باشی ازان عزت مآب
ہم ملک از حکم حق سازد دعا	تا بزرگیہا شود حاصل ترا
چون علےؓ او را دا و مادام داشت	کرم اللہ وجہ زان کام داشت
دو صد و ہفتاد بشمارش کبیر	بست و ہفتش وسط و نہ آمد صغیر

الرقیب ۴۴

الرقیب آن کو ترا ناظر بود	بر فعالت غائبہ حاضر بود
ورد این غفلت ز دل زائل کند	جمع خاطر ہم از و حاصل شود

ور کنی دم بر ہمہ اہل و عیال	ہفت بار از صدق دل ای خوشخصال
از شرِ دشمن نباشد ہیچ باک	در مصائب ہم نباشی دردناک
سہ صد و ہم دوازدہ بارش بخوان	بہ ثبوت تا شفایابے ازان
سہ صد است و دوازدہ وردِ کبیر	سی و سہ وسطست و ششش بشمر صغیر

المجیب ۴۵

المجیب ایجاب ساز ہر دعا	آنکہ می بخشد مراد و مدعا
گر کنے وردش دعا گردد قبول	نقش گرداری شود امنت حصول
گر کسے را درد سر باشد سہ بار	ورد کن یابد شفا آن بے قرار
پنجہ و پنج است اعدادش کبیر	وسط او دہ دان و یک بشمر صغیر

الواسع ۴۶

اسم الواسع کہ نام پاک ہوست	اہل دنیا را کشادِ رزق ز وست
ہر کہ سازد وردِ او را بیشتر	مے شود ہرگز نہ محتاجِ دگر
عقرب موذے اگر نیشے زند	ور کسے ہفتاد بارش دم کند
زہر او اے ہمنفس زائل شود	ہم قناعت زین عمل حاصل شود
یک صد است و سی و ہفت او را کبیر	وسط بست آمد دہ عددش دان صغیر

الحکیم ۴۷

الحکیم آن محکم ہر کار ہست	حکم آن بر جملہ بے تکرار ہست

ورد او هفتاد و هشت آمد کبیر	پانزده وسطت و شش بشمر صغیر
دانی از وردش تو مجهولات را	یابی از فیضش درست کارها
گر نود بارش بخوانی در نماز	کارِ ناسازِ تو گردد جمله ساز

الودود[۴۸]

الودود آن دوستدارِ صالحان	وردِ او از وے همه اہل زمان
روز جمعه وردِ او کن یک ہزار	دم بشیرینے کن آن را بار بار
گر ترا فرزند باشد بد نهاد	در خورانش تا شود صاحب سداد
دشمنانت هم خورند از وے اگر	دوستی سازند با هم بیشتر
بست اعدادِ کبیرِ او بدان	دو صغیرش هست اے الفت نشان

المجید[۴۹]

المجید آن ماجد مجد عزیز	ورد او سازد معزز با تمیز
میرود از وردِ پاکش لا کلام	گر برص باد فرنگ و ور جذام
روزه هم دارد بهر آغازِ ماه	ورد در افطار سازد با نتباه
پنجه و هفت است اعدادش کبیر	دوازده وسطش بدان و سه صغیر

الباعث

معنیٔ باعث بر انگیزنده دان	کز وے بعث رسل شد در جهان
هفت بارش خوانی ار بر خود دمے	مهربان سازد بهر کس آدمے

دست بر سینه صد و یک بار گو	وقت خواب ای یار زنده دل بشو
پانصد و هفتاد و سه عددش کبیر	شصت و دو وسطست و سه آمد صغیر

الشهید[۵۱]

الشهید آن شاهد اشیا بود	آن که حاضر بر تو و دانا بود
گر ترا فرزند باشد نابکار	دخت هم ناصالح است و بدشعار
دست بر پیشانے شان هر سحر	دار و سوئے آسمان می کن نظر
بست و یک بار الشهید از دل بخوان	نیکبختے شان شود حاصل ازان
سه صد و نوزده عددش کبیر	هم چهل وسطست دان چارش صغیر

الحق[۵۲]

هست الحق نامِ بے نام نشان	حق بود او را عبادت بر جهان
گر ترا اسباب در دزدی برفت	کن بچار ار کان کاغذ نام ثبت
درمیان نه نام آن اسباب را	بر نویس اے صاحب فهم و ذکا
بر کف دستش بداری نصف شب	رو بسوے چرخ ساز د کن طلب
میشود همدست از افضال حق	دزد را گردد ز هیبت رنگ فق
یکصد و هشت است اعدادش کبیر	وسط او هجده صغیرش نه بگیر

الوکیل[۵۳]

باز بین تاثیر اسم الوکیل	کان پے روزئی عالم شد کفیل

خوف آتش بسیم برق و باد تند	گر دلت را مینماید سست و کند
ورد او بسیار کن یابی امان	هفت بارش یا بوقت عصر خوان
بهر عزّ و جاه و وردش کن بجان	و ز پئ حفظِ بدن هم خوف جان

القوی

القوی ذو القوة مطلق بدان	قوتش بالذات میدان بیگمان
یک صد و شانزده عددش کبیر	هفده وسطش و هشت اورا صغیر
کن گلوله از خمیره یک هزار	یا قوی بر خوان بروی هوشیار
یک یک آن را ده بخورد مرغها	بر عدو غالب شو از فضلِ خدا

المتین

المتین از بهر استحکامها ست	در متانت برترین نامها ست
کن رقم بر کاغذ اسم این منیر	طفل را نوشان که سازد ترک شیر
گر فطام او ترا منظور هست	این مجرب تر عمل مشهور هست
گر بشیر دایه نقصے شد پدید	همچنان کن تا شود شیرش مزید
اکبر اعداد او پانصد بدان	وسط او پنجاه و پنج اصغر بخوان

الولی

الولی آن والی هر دو جهان	گر نمائی ورد پاکِ او ز جان
یابی از اسرارِ دل ها آگهی	هم ز رنج بد معاشان وارهی

ناخوشی گر از کسے طالع شود	این عمل کن خود بخود صالح شود
چهل و شش عدد کبیرِ او بدان	وسط ده بشمر صغیرش یک بخوان

الحمید

الحمید آن مستحق حمدها	گر کنے وردش تو از صدق و صفا
زان شود بر راز دل ها آگهے	هم ز فحش شیر خوارک وارهے
ورد می بر کاسهٔ آب الحمید	آن بنوشی آب می گردد سفید
شصت و دو باشد کبیرش ای عزیز	هشت وسطش دان صغیرش هشت نیز

المحصی

باز المحصی که آمد نام نیک	حاصل از وردش شود هر کام نیک
در شبِ جمعه هزار و یک بخوان	از عذاب قبر دریابی امان
ور تو ده بارش کنی هر روز ورد	حفظ حق گردد ترا همواره گرد
یک صد و چهل است و هشت او را کبیر	بست و دو وسطت و چار آمد صغیر

المبدی

مبدی آن کو ابتدائے خلق زوست	بهر حفظِ حمل زن وردش نکوست
ز اعتقاد دل نود بارش بخوان	هم باطرافِ شکم انگشت ران
زان نماند خوف اسقاطِ جنین	هم تولد زود یابد از همین
پنجه و شش را کبیرِ او شمر	یازده وسط و صغیرش دو دگر

المعید [۶۰]

بازبین تاثیر اسم المعید	گر کسی یارت بود غائب بعید
ورد کن این نام را هفتاد بار	چار سو در کنج قصر ای هوشیار
عود با خود کن بگو همراه نام	اندرون هفته آید لا کلام
اکبر او یک صد و بست و چهار	شانزده و سطست و هفت اصغر شمار

المحی [۶۱]

دان تو محی زنده دار عالمین	بهر دفع رنجها ورد ش گزین
کن وظیفه هفت بار آن نام پاک	از تردد ها مشو اندیشه ناک
بهر دفع درد هفت اندام ها	خوان صد و هفتش که دریابی شفا
شصت و هفت آمد کبیر ای وردسنج	شانزده و سطش صغیرش هست پنج
با وضو صد بار خوان بعد از نماز	بر تو واضح میشود از غیب راز
در شب جمعه بسجده خوان بخواب	بر همه اسرار آگاهی بیاب

الممیت [۶۲]

الممیت امیت تاثیرش نگر	نیستی بر نفس خود قادر اگر
دست را بر سینه نه ای رمزدان	تا روی در خواب وردش کن بجان
تابع فرمان شود نفس شریر	هفت بار ش گر بخوانی ای خبیر
چار صد دان و نود عدد ش کبیر	چهل و نه وسطش چهار آمد صغیر

هم بقسم بر چار لقمه کن ورا	تا چهل روزش بخور اندر غذا
بر تو جادو را نباشد دسترس	انچه یاد یافتیم بر گفتیم و بس
از عذاب قبر و جوعت نیست غم	امن می بخشد خدایت از کرم

الحی [۶۳]

دان که الحی زنده باشد خود بذات	فارغ است از فوت و از بیم ممات
ورد او هر روز کن هفتاد بار	بهر بیمارے دوا آسا شمار
طول عمر اهل دنیا مے کند	دافع مرگ مفاجا مے کند
هست بس ورد کبیرش هجده بار	ای پسر ورد صغیرش نه شمار

القیوم [۶۴]

هست القیوم قائم دائما	زو قیام ارض باشد هم سماء
چون فزون خوانی شود حاصل مراد	دائما باشد دلت مسرور و شاد
در نگینے نقش کن این نام را	تا بذکر نیک یابے کام را
یکصد و پنجاه و شش آمد کبیر	بست و یک وسطست و سه باشد صغیر

الواجد [۶۵]

هست واجد آن که یابنده بود	آن بیابنده که پاینده بود
ورد او را بر سر هر لقمه خوان	نوش کن بے حد فوائد بخشد آن
دم بکن بر آب و آشامان بآن	کر کنے تجنب اواز دوستان

چارده بشر کبیر ای نکته سنج
ور بگر وسط و صغیر او ست پنج

الماجد ۶۶

ورد الماجد بکن از حد فزون
آن قدر کز دی شوی از خود برون

بر تو انوار خدا گردد عیان
هم بزرگی یابی از خلق جهان

دم بکن ده بار بر شربت ورا
ده بهر بیمار تا یابد شفا

چهل وهشت آمد کبیر او بدان
دوازده وسطش صغیرش سه بخوان

الواحد ۶۷

باز الواحد بدان ای خوش خصال
منفرد بالذات بی مثل وهمال

ورد او یک الف وهم یک چون کنی
بیم خلوت راز دل بیرون کنی

گر فزون در ورد مستغرق شوی
فیض یابی فخر قرب حق شوی

گر ترا فرزند باید یادگار
نقش او تعویذ کن با خود بدار

نوزده بارش تو در غربت بخوان
بهر انس او سط صغیرش یک بدان

الاحد ۶۸

الاحد هم منفرد ان در اصول
میشود اطلاق او بر ذی عقول

واحد اندر شرکت اعداد هست
این ز تکلیف حساب آزاد هست

گر روانه بار خوانی ورد ے
پیش هر کس خورم وخوشدل شوے

همره واحد صد ویک بار خوان
گر گز دبارے کسی را نا گهان

دم بکن بر روے که دریابد شفا
کاین مجرب آزمود استی زما

بهر تخلیص وتجرد بهتر است
سیزده عدد کبیرش اظهر است

نیز اوسط اصغر او دان تو چار
الف بر خوان با ملائک شود دوچار

الصمد ۶۹

الصمد باشد بمعنی تکیه گاه
پاک باشد ز اشتراک واشتباه

نصف شب بر خوان ورا یا در سحر
یک صد وسی پانزده بار ای پسر

حال تو صادق بگردد وقال هم
ور گر تنارت کسی گردد از ستم

تا توانی جیغ از بیشش بخوان
بالیقین گردد خلاص تو از ان

بهر دفع جوع خوش بر خوان تو یار
دان کبیرش یک صد وسی وچهار

اوسطش هفده صغیرش هشت دان
نیز وقت بر همه کار وان

القادر ۷۰

اسم القادر که صاحب قوت است
در جهان از وی ظهور شوکت است

ورد او وقت وضو کن ای جوان
چهل ویک بارش گه سختی بخوان

جمله دشواریت آسان مے شود
مقصدت حاصل فراوان می شود

سه صد وپنج است اعدادش کبیر
سی وپنجش وسط وهشت آمد صغیر

المقتدر ۷۱

معنی المقتدر هم ظاهر است
اقتدار او بگیتی باهر است

درفع غفلت مینماید وردِ او ‌ ‌ هوشیاری میدهد اے نیک خو
وقت بیداری نخست ای هوشیار ‌ ‌ ورد کن یکصد وهم لبست باره
جمله کارت را رجوعِ حق کند ‌ ‌ تا ز قید فکرها مطلق کنند
هفصد وچهل وچهار اکبر شمار ‌ ‌ سی وهشتش وسط دو اصغر نگار

المقدم

المقدم را بخوان وقتِ جهاد ‌ ‌ چشم زحمت کے رسد زاهل عناد
هر کسی کاین ورد را عادت کند ‌ ‌ نفس او ورا امر حق طاعت کند
دم بہ شیرینی کنے ده بار گر ‌ ‌ عاشقت گردد خورنده بے شمر
یکصد وهشتاد و چارش دان کبیر ‌ ‌ لبت ودو وسطت دچارش دان صغیر

المؤخر

المؤخر را تو یکصد بار خوان ‌ ‌ تا تنفر گرد از غیرت ازاں
هم شود انجام کارِ تو بخیر ‌ ‌ ای برادر کے کشی منت زغیر
گر بخوانی چهل و یک ای باخرد ‌ ‌ نفس تو فرمان بر یزدان شود
هشت صد وچهل و یکش اکبر شمار ‌ ‌ او سطش هشتاد و پنج اصغر چهار

الاول

هست الاول که سازد ابتدا ‌ ‌ جمله اشیا را و خود بے انتها
تا چهل روزار نمائے وردِ او ‌ ‌ حق ترا فرزند بخشد نیک رو

درشبِ جمعه چهل بارش بخوان ‌ ‌ مقصد دل میشود حاصل ازان
یازده بارش اگر خوانی دوام ‌ ‌ خلق تسخیرِ تو میگردد تمام
هفت و سی عدد کبیرش گفته اند ‌ ‌ اوسطش ده یک صغیرش گفته اند

الآخر

هست الآخر پس از فانے بقا ‌ ‌ ذات او باقیست دائم لا فنا
وردِ او در عمر آخر بیش کن ‌ ‌ عاقبت بالخیر گردد بے سخن
هر که دارد نقش او را نیز در خویش ‌ ‌ عزت و توقیر او سازند بیش
هشت صد هم یک کبیرش دو شمار ‌ ‌ از پے حفظِ دوام و ختم کار
اوسطش هشتاد و یک دان اے پسر ‌ ‌ نیز نه باشد صغیرش یا اثر

الظاهر

هست الظاهر ظهورش جابجا ‌ ‌ بین ظهورِ قدرت او بر ملا
از پئے اسرار پانصد باز خواں ‌ ‌ نورِ چشم تو فزوں گردد ازاں
وردِ او سازے بصدق دل اگر ‌ ‌ زحمت باران نگردد بیشتر
گر بدیوارش نویسی هر کجا ‌ ‌ از خرابی باز سے ماند بجا
یکهزار و یکصد و شش در داوست ‌ ‌ کر نکو از بهر تغلیب عدوست
هم ز بهر گم شده دار داثر ‌ ‌ هم بہ بخشد قوت باه و کمر
یک صدش یا شانزده اوسط بدان ‌ ‌ نیز تعداد صغیرش هفده خوان

الباطنُ

هست الباطن نہان از کن فکان	کے پرد مرغِ خرد بر لامکان
وردِ ش آگہ از سرائر می کند	واقفِ رمزِ ضمائر میکند
ہم عزیزِ خلق سازد وردِ اُو	جملہ عالم مہربان باشد بود
شصت و دو بشمار اعداد کبیر	ہست وسطش ہشت وہم ہشتش صغیر

الوالیُ

ہست الوالی ولیِ مومنان	مصلحِ کارِ ثواب و فعل شان
خانۂ خود یا مکانِ غیر را	گر تو میخواہی سلامت دائما
آبخورہ پُر کن از آب و بران	دم کن این اسم و بہر جانب فشان
ورنخوانے بیش ازین تاثیرہا	خوب میباشد پئے تسخیرہا
چہل و ہفت آمد کبیر اے نیک خو	یازدہ وسطش صغیرش ہشت دو

المتعالیُ

معنیٔ المتعالی برتر است	کو منزہ ہم ز جسم و جوہر است
در شب یکشنبہ بعد غسل خوان	روے خود را کن بسوئے آسمان
ہر دعا و مطلبے کن زان حصول	در جناب حق شود عرضت قبول
درمیان حیض خوانند ار نساء	در امان مانند ز آفات و بلا
ہفصد و پنجاہ و یک باشد کبیر	وسط ہفتاد و شش و چارش صغیر

البرُّ

بر زبان گر تا م البرّ می بری	در نکو کارے بیابی برتری
ہفت بار این را تو بر اطفال خوان	تا جوان گردد بماند در امان
ور زنا کارے بخواند ہفت بار	می جہد از دامِ شیطان بر کنار
دو صد و دو اکبر او را بدان	بست و دو وسط و صغیرش چار خوان

التوابُ

ورد ار سازی تو التواب را	توبہ ات را زود می سازد خدا
سہ صدش در چاشت خوان بعد نماز	با فراوان صدق و ہم عجز و نیاز
حق ترا سازد عطا توبہ نصوح	نفس تابع گردد و ہم شاد روح
چار صد ہم نہ کبیر او بدان	چہل و نہ وسطش صغیرش چار دان

المنتقمُ

منتقم آن کو کہ گیرد انتقام	نصف شب ورد ش نما از بہر کام
تا سہ جمعہ ہم تو این را خوش بخوان	دشمنت مغلوب گردد بیگمان
ہر کہ ورد سازد دوام این اسم را	کی شود محتاج کس غیر از خدا
شش صد و سی اکبر او را بگیر	شصت و سہ وسطت و نہ بشمر صغیر

العفوُ

وردِ العفو است واجب بر کسی	آنکہ را جرم و گنہ باشد بسی

گر دوامش خواند و خواهد پناه   از عطا بخشد خدا او را گناه
یک صد و پنجاه و ششش اکبر شمار   بست و یک اوسط سہ اصغر یاد دار

الرؤف ۸۴

الرؤف آن مشتق از رافت بود   معنیٔ رافت همه رحمت بود
ور دگر مظلوم کرد این نام را   می شود از پنجهٔ ظالم رها
خواندنش زائل کند خوف و خطر   دو صد و هشتاد و هم هفت ای پسر
ور دوامت هشت و سطش سی و پنج   هم صغیرش هشت دان ای نکته سنج

مالك الملك ۸۵

مالک الملک آنکه ملک از ملک اوست   لوح قسمت تخته مشق کلک اوست
عالمان گفتند گر این هر دو را   ورد سازد با طهارت با صفا
با جلال این نام اجلالش دهد   فقر سازد دور و مستغنی کند
دو صد و ست و دوازده عددش کبیر   بست و سه وسطست و پنج آمد صغیر

ذوالجلال والاکرام ۸۶

ذوالجلال آن حق که الاکرام هست   اعظم از هر نام‌ها این نام هست
دم بکن بر آب و ده بیمار را   تا که دریابد ز تاثیرش شفا
هم دل محزون شود مسرور ازو   از امام جعفر صادق شنو
یک هزار و نود و چارش کبیر   وسط بر صد سیزده پنجش صغیر

المقسط ۸۷

نام المقسط تو یک صد بار خوان   یابی از خوف و شر شیطان امان
هفتصد بارش چو ورد از دل کنی   مقصد خود را همه حاصل کنی
ورد کن در رنج و غم هفتاد بار   زان خوشی بخشد ترا پروردگار
دو صد و نه را کبیر او بدان   بست و نه وسطش صغیرش دو بخوان

الجامع ۸۸

نام جامع بین که در رو تو جزا   جمع سازد بهر پرسش جمله را
غسل سازد کن نظر بر آسمان   پس بوقت چاشتش ده بار خوان
عقد کن انگشتها ای خوشخصال   از عقیدت بر رخ خود دست مال
اقربایت گر پریشان گشته اند   جمع با هم خود ز تاثیرش شوند
ورد او سازی اگر اے یار لک   باشی اندر خوی و خصلت چون ملک
یک صد ست و چارده عددش کبیر   پانزده وسطست و شش آمد صغیر

الغنی ۸۹

الغنی ماخوذ گشته از غنا   کو غنی سازنده باشد بنده را
هر که طامع هست کن وردش برو   دست بر عضوش بمال و کش فرو
تا ز طبعش دور گردد حرص و آز   باشد از تاثیر فیضش بے نیاز
خوان بروز پنجشنبه یک هزار   دولتت افزون بگردد بے شمار

یا بکن هفتاد بار این ورد را
دائما تا باشدت برکت فزا
یک هزار و شصت بشمارش کبیر
یک صد و شش وسط و هفت آمد صغیر

المغنی ۹۰

نیز المغنی بدان ای نکته دان
وردِ او ده جمعه کن کلفت بران
خوانی ار هفتاد بار اندر جماع
بینی در امساک افزودن انتفاع
یک هزار و یک صد و شش اکبر بگو
یک صد و ده وسط اصغر هست دو

المانع ۹۱

ورد المانع کن از صدق و صفا
گر زنت رنجیده باشد بی وفا
بست بارش قبل بستر باز گو
تا نباشد غیظ تو هرگز برو
یک صد و شصت و یکش آمد کبیر
هفتده وسطت و هشتش دان صغیر

الضار ۹۲

ورد کن الضار ای والامقام
در مقامت نیست گر حاصل قیام
در شبِ جمعه تو سه صد بار خوان
میشوی ثابت باستقلال زان
قربِ حق بیشک ترا حاصل شود
هم کمال ظاهری کامل شود
یک هزار و یک کبیر او بگو
یک صد و یک وسط اصغر هست دو

النافع ۹۳

ورد النافع بهر آغاز کار
کن که انجامش بگردد استوار

ور تو در کشتی بسازی وِرد خویش
زحمتِ طوفان نیاید هیچ پیش
گر تو در ماه رجب خوانی ورا
می شوی واقف ز اسرار خدا
دو صد و یک را کبیر او بزیر
بست و یک وسطت و سه بشمر صغیر

النور ۹۴

نام النور ار بخوانی هر زمان
روشنیٔ دل شود افزون از آن
سورهٔ نور ار بخوانی هفت بار
در شب جمعه تو بر خوان هوشیار
ورد دائمش یک هزار و یک بکن
می شود روشن ضمیرت بی سخن
دو صد و پنجاه و شش اکبر شمار
سی و یک وسطت و اصغر هست چار

الهادی ۹۵

وِرد الهادی نما ای نیک عقل
معرفت بخشد زوایدِ از تو جهل
رو بسوئے آسمان کن ز ابتهال
دست بردار و برو ی خود بمال
بر تو سرِ معرفت ظاهر شود
هم دلت از رازِ حق ماهر شود
بست اعدادِ کبیر او بگو
گوش کن وسط و صغیرش هست دو

البدیع ۹۶

البدیع آن مبدع هر شئ بود
جمله شئ را تازگی از وی بود
ورد او یک تا سه الف دان
یا بدیع السماوات والارض خوان
یا بطور مشتهر لفظِ بدیع
کن اضافت بر سموات ای منیع

هم سمواتش معترف بایدے — تاکه والارضش بلطفی شایدے
خوشش بود بهر صلاحِ کارها — نفع می بخشد همیشه بارها
رو بسوئے قبله کن وردش بخواب — فائده انچه خدا خواهد بیاب
هست هشتاد و شش اعدادش کبیر — چارده وسطش بدان پنجش صغیر

الباقی

هست الباقی بقایش از ازل — تا ابد پاینده ماند بے خلل
در شبِ آدینه صد بارش بخوان — یا به شنبه بهر ضعف دشمنان
طول عمر از وے شود حاصل تمام — هر بنا را پائداری دوام
یک صد و ست و سیزده عددش کبیر — چارده وسطست و پنج اورا صغیر

الوارث ۹۸

هست الوارث ظهور افزائی خلق — او ست هم وارث پس افنای خلق
هر که بر وقتِ طلوع آفتاب — خواندش صد بار نار و رنج تاب
دائما زو امن یابد بر دوام — کار او اصلاح بپذیرد تمام
هفصد و هفت اکبرات ای نکته سنج — وسط او هفتاد و هفت اصغر چه پنج

الرشید ۹۹

الرشید اسمیکه پر تاثیر هست — کار تو گر خارج از تدبیر هست
از نماز شام تا هنگام خواب — یک هزارش خوان که گردی کامیاب

در پهر کارت شود انجام نیک — با دوامت میشود ایام نیک
پانصد و ست و چارده عددش کبیر — پنج و پنجاه وسط و یک آید صغیر

الصبور

الصبور آن را تو چون الله دان — لیس هو الاول هو الآخر بخوان
بے نماید بردبارے ها مدام — در گه عفوِ گناهِ خاص و عام
در دل شب سی و سه بارش بخوان — بند میگردد زبان دشمنان
گر ترا از رنج و مصیبت باشدے — ور ترا درد و مشقت باشدے
مید هد زان جمله اطمینان ترا — مشکل دنیا شود آسان ترا
دو صد است و نود و هشتش کبیر — سی و هفت اوسط بدان و یک صغیر

سوای این از جنات الخلود

الحیّ

دان که الحی زنده باشد خود بذات — فارغ است از فوت و وز بیم ممات
طول عمر اصل دنیا می کند — واقع مرگ مفاجاے شود
دستها بردار ده ده بارش بخوان — باز بر رو دست بر مال ای جوان
یا چهل بارش تو از دل ورد ساز — باش بے پروا میر باکس نیاز

القیوم

هست القیوم قائم دائما — زو قیامِ ارض باشد هم سما

تا سه روزا می نیک نیت روزه دار / روز چارم ورد کن هفتاد بار
پانصد بارش ز صدق دل بخوان / فتح بر دشمن بیابی در امان

بر نگینے نقش کن این نام را / تا بذکر نیک یابے کام را

توشهٔ عقبیٰ و جنات الخلود / هر دو دیدم پس نوشتم آنچه بود
گر غلط باشد مکن بر من عتاب / باقیاء و الله اعلم بالصواب

تاثیرات اسمائے نود و نه نام آنحضرت صلی الله علیه وسلم

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد حمد ذاتِ خاص کبریا / ورد کن اسماء پاک مصطفیٰ
بر محمد چار صد بار را درود / بر فرستی خود غنی گردی بزود
نام احمد را تو یک صد بار خوان / بر تو گردد خلق عالم مهربان
نام حامد ورد گر شد دائمت / می شوے محمود در روزِ عاقبت
ذکر محمود از چهل بارت بود / هر سحر دولت همی یارت بود
گر کنی ده بار قاسم را تو یاد / دائماً علمت شود بیشک زیاد
هفت بار عاقب بخوان با صد درود / کرامت همت حاصل ای ودود
ماحی و داعی همیخوان بادرود / هم طبیعت خلق گردد هم حسود
ورد تو دائم میکنه ورد منیر / باشی از فضل نبی روشن ضمیر
هادی ار خوانی همیشه ای حبیب / یابے از گنج هدایت با نصیب

در وظیفه سازی ار اسم بشیر / از بشارت ها شوی بیشک خبیر
قائم ار هر روز ورد جان شود / قوت دل قوتِ ایمان شود
خوانے ار هر روز صد بار آرسول / کے بجا جان توان یابی شمول
ورد کن اسم نبی را ایک هزار / تا بر اسرارِ نبی گردی دو چار
گر کنے بسیار ذکر منتهی / کار تو در انتها یابد بهے
یا خلیل ار ده کرت گوئی اذان / وقت عصر از خواب بد یابی امان
گر ولی را ورد سازے یکهزار / مید هد قرب تجلی کردگار
گوش کن خاصیت اسم حمید / نیک خو گردی تو روشن اے سعید
ره روان کردند گر یا دِ نصیر / طے با آسانی شود راه خطیر
یثربے گر ورد سازی نصف شب / مقصدِ خود را بیابی بے طلب
گر که یا طلاب را خوانی سه بار / بر لباسِ نو شود زینت دو چار
ذکر مزمل فراوان گر کنے / شاکر گردی ز فضلِ حق غنی
ذکر مدثر عجیب شد لطف خیز / کز جوارت می کند شیطان گریز
یا حبیب آنکس که خواند یک هزار / می شود محبوبِ عالم آشکار
یا کلیم ار خوانی صد بار ای جوان / دائما عالم بمانے در جهان
بهر توفیقِ عبادت ای پسر / مصطفیٰ صد بار ہر خوان زبر
هم بخوان صد بار نام مرتضیٰ / وقت عصر و باش بے غم از بلا

نصف شب یک الف فاتحه را بخوان رحمت باری شود نازل ازان
صبح صادق کن مصدق را تو یاد می شود مقصود حاصل هم مراد
خوانی ار حجت تو صد بار ای حبیب شد مرادت ظاهر و باطن نصیب
شصت و سه بار ار بیان خوانی ترا بالیقین گردد فزون ذهن و ذکا
حافظ ار صد بار گوئے دائماً میشوی مسرور از عشق خدا
وقت مسواک ار کنی ورد شهید طیب الفم می شوی دندان سفید
اسم عادل دائماً صد بار خوان خلق عالم بر تو گردد مهربان
دائماً هر روز کن ورد حلیم در جهان باشے بخوبی بے سهیم
نور را بر خوان تو وقت شب ضرور خوف خواب از تو شود بی شبهه دور
اسم ذی القوه تو صد بارش بخوان المتین را هم باو منضم بدان
گر که صد بارش بخوانے اینچنین مقصد دل را بیابے بالیقین
ورد برهان یازده بار ار کنے در جهان بس جمع مال و زر کنے
گر همیشه خوانی اسم المطیع گردد این ذکر تو غفران را شفیع
ذاکرا صد بار خوانے ای جوان باشی از نسیان همیشه در امان
بست و یک بار الامین را ورد ساز شو معزز از مذلت باش باز
در مه روزه تو الواعظ بخوان طاعتت مقبول گردد بیگمان
اسم صاحب کن تو بر بیمار دم تا ز فیض او شفا یابد بدم

خوانی از هر روز ناطق را سه بار که کند شمشیر بران بر تو کار
هم تو یک صد بار خوان صادق ضرور تا شود از فیض او آسیب دور
گر کنے ده بار ورد المسکین نور چشم افزون شود ای دوربین
اسم المدنی بخوانی گر هزار گردد از ملسوع دفع زهر مار
دفع گردد درد زخم از الیتیم دم بکن نه بار بر خوان اے فهیم
گردمی چهل بار بر کلب عقور باز ماند از نباح از تو دور
گر حریص را کنی بر آب دم ده کرت از وے رود درد شکم
در تهامے هست یائے نسبتی زان بشد از نفع او راداین تهی
هاشمی را خوان دو صد بار ای عزیز در جهان باشی عزیز با تمیز
هم قریشی را تو یک صد بار خوان صاحب شوکت شوی اندر جهان
بر تهامے کن حجازے را قیاس ناید اندر ورداے نیکو اساس
شغل اسم امی ار شاغل کند طرفه ذوقے زان اثر حاصل کند
ور عزیز را تو بر خوانے دوام دائماً باشے عزیز خاص و عام
گر بگیرے بیشتر نام رحیم رحمت افزاید بتو رب کریم
اسم پاک الروف مهربان ورد کن دشمن ازان یک الف خوان
ورد کن یا دائم الجواد ای حبیب یک صدش تا دولتت گردد نصیب
ورد الفتاح کن ای ورد ساز تا شود باب توسع بر تو باز

چهل و یک بار اسم عالم ورد کن	شو علیم علم غیبے بے سخن
ظاهر را گر کنی وردت مدام	پاک طینت می شود زان فیض عام
گر بگوئے یا شفیع المذنبین	میکنے بر کثرت اجرش یقین
هم مبلغ را تو بر خوان یا درود	هر زمان ده بار و خوش باش ای ودود
شافع الامت بخوان با صد صلات	از غم عقبے ترا باشد نجات
ورد دائم سازی ار اسم شکور	در جهان زاهل دول باشی ضرور

قطعه تاریخ

ختم چو شد اشعار خواص اسم والای محمد	صلی الله علیه وسلم هم آل و ابنای محمد
تاریخ اسمای مبارک از تبیر سد گردیده ای	باقی فانی از سر دین گو تاثیر اسمای محمد

قصیده بحر فیض

محمد احمد و حامد همش محمود و قاسم دان	هم عاقب ماحی و داعی منیر نیر هادی خوان
بشیر و قائم مطلق رسول هم نبی حق	قمر زان منتهی شد شق خلیل است ولی یحیان
حمید و هم نصیر و هم بشیر و طلاب پندارش	کز مزمل و مدثر هم حبیب خاص ایزد دان
کلیم و مصطفے و مرتضی مختار بشمارش	همش فاتح مصدق برگزین هم حجت ایمان
بیان و حافظ است و هم شهید و عادل هم او	حلیم و نور نامش هم متین پندار و هم برهان

مطیع و ذاکر است و هم امین و واعظ و صاحب	تو ناطق گوی و هم صادق مکین و مدنی از ایمان
علیم و هم غریب و هم حریص او بر القب گشته	تهامی هاشمی قرشی حجازی امی عرفان
عزیز و هم رحیم و هم رؤفش خوان جوادش هم	همش فتاح و عالم و نیز طاهر هم ادیب شان
شفیع و هم مبلغ شافعش گفتند در گیتی	خطاب او شکور آمد میان عالم امکان
نمودم تا کنون ثبت از کتاب توشه عقبی	از اینجا بے تسلسل میکنم اظهار تا م آن

باقی از کنز العرش

سراج و خاتم و حاشر رشید اول و آخر	مهد هم باطن و ظاهر قریب قربت رحمن
بگو طه و یٰس ای جوان حم و طسم	حبیب و طیب و اولی نذیر خلق و مهدی دان
حق است و مقتصد هم مجتبی و مومن و ناصر	محلل هم محرم هم منیب حضرت سبحان
ترازی مکی و مصری مذکر سابق و آمر	مطهر سید و منصور امام جمله انس و جان
همش بشر حکیم و ابطحی ناهی و متوسط	منقی یار و شفاف و خطیب خطه عرفان

باقی از دلائل خیرات

هم او مخصوص باشد بالشرف هم صاحب سلطان	کز او خود قائد العز المحجل شد بهر میدان
هم او صاحب شفاعت شد هم او صاحب قدم گشته	هم او شد صاحب معراج و سیف و تاج والایمان
همش صاحب لوا شد هم او را صاحب مغفر	هم او صاحب قضیب است همش صاحب رداء خوان
هم او صاحب علامت هم فضیلت هم وسیله شد	هم او را صاحب خاتم و درجات الرفیعه خوان
هم او را صاحب فرح و براق و برق وش گوئی	هم او صاحب ازار آمد و سعد الخلق ای جانان

بگو صاحب مقام عالی محمود و سعدالله	برادنا عز العرب علم الهدی علم الیقین زاتیان
مصحح بهر حسنات و دلیل از بهر خیر است	هم او مفتاح رحمت هم علم آمد پی ایمان
شفیق و قاف و وصل هم مقدم مکتفی فاضل	میر و بر و متوکل نصیح و ناسخ ادیان
کریم المخرج و هم کاشف الکرب است او عین العز	تو بشنو رافع الرتب و خلیل حضرت رحمن
ابوالقاسم ابوالطاهر و ابراهیم ابوالطیب	قوی مامون عفو بشری غیاث و غوث و عیش خوان
مهیمن شاف و قاید منذر و جبار هم شاهد	مشفع صالح و مصلح فصیح و صاحب البرهان
مطاع و هم کریم و صدق مدعو گو محیش هردم	مقدس هم کفیل جمله عالم خوانش هر آن
صفی الله نجی الله کلیم الله و حزب الله	بلاشک اهدیة الله ذو مکان ست آن شه اکوان
قسم فرموده حق در سورهٔ طارق باسم او	که نجم ثاقبش فرمود با اجلال بی پایان
احید و متعفف و معلوم احید و جامع مطلق	وصول و منجی و مميا شهیر و هم مبشر دان
مومل متقی ذو حرمت و ذو الفضل ذو عزت	رسول الرحمة اکلیل و حفی و کامل دوران
نبی الرحمة و قیم نبی التوبه عبدالله	رسول الراحة و رحمت مکرم بهتر انسان
رسول ذو الملاحم مستقیم بر صراط دین	مقیل جمله عثرات و مقیم سنت ایمان
امام المتقین ست و امام المرسلین اسمش	صحیح ذات اسلام اذن خیر نام نیکش دان
صفوح و مقتفی باقدام الصدق عن الزله	مطهر دان جنابش عروة الوثقی هم اوراخوان
وجیه و سیدالکونین و مشهود و مبین نو آتش	دکیل و بالغ و موصول و مفتاح و مفصل دان
خطیب الامم و روح القدس آن عین النعیم آمد	چو روح القسط و روح الحق مراطلا لله تابان

وجیر و نعمت الله نیز سیف الله و ذکر الله به رسل و انبیا خاتم پی خلق خدا حاکم	هم او مفتاح جنت شد کلید روضهٔ رضوان که آمت را بفردای قیامت هست زو احسان

باقی از حبیب السیر

همش داعی الی الله گو ی قتال و حبیب الله بولد آدم او سید هم او ذو الحوض مورود است	قثم صاحب هراوه هم مزکی معدن فیضان ضحوک و هم مشفع طاحیا ماذ ماذ ای جان

باقی از جنات الخلود

سماو الشمس و التین قاین عبدلست نام او هم اسمش خواه نبی ساد جی بلوح انکلوب	محیا محتوی فار قلیطا طاب طابش خوان که این نه اسم اندر تحریر تازی کرده شد اعلان

باقی اسما و القاب توصیفیه از کتب معتبره

همش شمس الضحی بدر الدجی صدر العلا خوانند	هم او را قاب قوسین است و او ادنی رتب شایان
صبیح الوجه مرآت صفا مرآت ذات حق	شفیع المذنبین هم رحمة للعالمینش دان
هم او شد برزخ اعظم هم او شد برزخ اکبر	مفیض العالمین کان مظهر فیض است و هم حنان
مکمل هم کریم الاکرمین و راکب الاجمال	که عین العالم است و عین مقصود همه امکان
هم او نون و القلم هم صاحب خلق عظیم آمد	هم او شد صاحب لولاک و سلطان عظیم الشان
امام القبلتین جد الحسین و الحسن او شد	هم اسم پاک او نور من الله هست در قرآن
حدیثش از خلق الله نوری گر بفهم آری	کتاب آفرینش را بدانی ذات او عنوان
و من یطع الرسول قد اطاع الله گر خوانی	شود واضح که هست اینگونه حکمش واجب الاذعان

عروج شان معراج ورا از من چه میپرسی
براقش رفت بالاتر ز کیوان بلکه از امکان

در آن خلوتگه تنزیه او را کو ردیف آمد
چو او در لامکان شد گشته جبریل امین دربان

برفت از مسجد اقصیٰ الیٰ شد احمد احد آنجا
چه دریا بیم حالش ماکه بیشک قطره شد عمان

خدا را ظل نمیباشد چو او گردید ظل الله
نه هرگز بر زمین افتاد ظل آن شه شاهان

بمیلاد خمد گشت محمد آذر آرز
که منشق گشته در میلاد او ایوان نوشروان

مسلم را چه باشد باین سلطان هر مسلم
کجا بر کعبه حق فخر یابد کعبه نجران

کجا یارا که بتوسیم صفات لائق ذاتش
چه خود را احمد بے میم گفت آن عارف عرفان

توای جامی دعای خود بشنو از زمزم وانگه
به تسلیمات و صلواتش تما یک زمزمه ز ایقان

اسمای اجداد اخیار

محمد ابن عبدالله و عبدالمطلب بالش
که باشد ابن هاشم اوست بن عبد مناف ای جان

ز پس باشد قصی بن کلاب ابن مره پس
بود کعب و لوی غالب و فهر ابن مالک دان

بود ابن نضر ابن کنانه بن خزیمه کو
بود بن مدرکه کو پور الیاس است در اعیان

دگر باشد مضر ابن نزار او بن معد انگه
چنانکه نسبت و یک گره در شمار جمله تا عدنان

اسمائے آئمه ابرار

علی هست و حسن آنگه حسین و زین عباد حق
پس باقر چو صادق موسی کاظم رضا میدان

تقی و هم نقی و عسکری و مهدی هادی
که باشد منتظر موعود قایم در همه اکوان

ده و دو برج شمس رسالت آل طهٰ ایشان
بهم اثنا عشر باشد ائمه ساطع البرهان

اسمای پیغمبران که در قران مجید است در ترجیع

نبی آل تو آمد از جنان سیب و به و رمان
تو مهمان خدا بودی سلیمان مور را مهمان

نال امت با صد هزاران معصیت جنت
ولی از خوردن گندم برون شد آدم از رضوان

تو در علم لطوان بی درس تدریس جهان کردی
که ادریس است اندر مکتب تو طفل ابجد خوان

چسان با پایه معراج او همسر توان گشتن
فقط بر طور سینا شد عروج موسیٰ عمران

ز بهر امتانت بحر رحمت جوش خواهد زد
ز بهر امت نوح است گر طغیانی طوفان

گر ابراهیم بهر امتحان ذبح پسر کرده
تو جان فاطمه را بهر امت ساختی قربان

تو هستی جامع اخلاق حسنی مجمع خوبی
که از یک خلق صبر ایوب گشته شهره دوران

تو شمس العارفینی حسن تو شد مظهر عالم
گر از بهر زلیخا بود حسن یوسف کنعان

هزاران کاب دهانت یافت کے پروای داود
چه می نازد خضر بر لطف آب چشمه حیوان

ترا دادند علم ما یکون و جمله ما کان
چه باشد فخر یک حکمت اگر شد لقمه لقمان

ز تو شد آفرینش آفریده آفرین بادت
دمی از لوط وازدن گشت دریهم تاجه کرمان

تو مهر شرق اسمعیل مصباح الظلم هستے
ز اسحاق اند گو مفتاد الف اختر بنی تابان

تو ابر رحمتی بر فرق خلق انداختے سایه
اگر الیاس تا هفسال گشته مانع باران

تو گشتی از صبای شرق نصرت یاب خندق
بگشته از دبور غرب قوم هود سرگردان

عجب نبود گر از سنگے عیان شد ناقه صالح
تو از پشت شتر ایجاد کردی شاخه ریان

ظهورت از سمک شد تا سماک ای مظهر قدرت
ولی شد یونس ذوالنون در بطن سمک پنهان

ترا برلب تبسم دائم از خلق عظیمت شد … شعیب آمد زغم گریان و یعقوب از الم نالان
خلیفه کرد موسیٰ گرچه هارون را بقوم خود … تو هم کردی خلیفه مر علیؑ را از ره احسان
بفرمودیش منی انت کهارون من موسیٰ … حدیث منزلت باشد بسی با رفعت و با شان
تو کردی مردگان را زنده از تاثیر لحن خود … اگر داود کرده زندگان را مرده از الحان
عجب این است غوثت قم باذنی گفته جان بخشد … مسیحا قم باذن الله گفت احیاء نمود از آن
عزیز و ایل و ذو الکفل و یحیی الیسع یوشع … شموئیل دانیال این انبیا یت تابع فرمان
ملک صدسیلی روزانه که از حکم خدا می زد … بگشته برطرف از رحمت تو زحمت شیطان
قصیده بحر فیض است این بآیه باب کعبه گو بیتا … بنامت صورت سبع معلق گشته آویزان
حسام آسا اسامم چون نگردد قاطع اعدا … تعجب نیست گر بخشی مرا هم رتبه حسّان
عجب نبود خطابم ثانی کعب زهیر آید … پذیرا گر نمائی این کلام باقی نادان
سلام من همیشه باد بر حجّاب درگاهت … همان در گه که روح القدس او را آمده دربان

قطعه تاریخ از باقیؔ

عجب این نظم منتظم شد بذکر اسمای شاه ابرار … که سهل گردد دیده بی تلاش از برای زوار اهل تقوی
چو سال تصنیف این قصیده تجسس از تمود دل … سروش غیبی بگوش باقی قصیده بحر فیض گفتا

۱۰ ھ ۱۳



هفت بند اسمائے سرور کائنات علیه افضل الصلوات والتسلیمات

رحمت للعالمینی یا رسولؐ … هم شفیع المذنبینی یا رسولؐ
یا کریم الوالدینت گفته اند … زان کریم الاکرمینی یا رسولؐ
نام تو بود ست مراة الصفا … بیگمان عین الیقینی یا رسولؐ
بهر دین گشتی امام قبلتین … هم امام المتقینی یا رسولؐ
پیش آدم بد وجودت در ازل … گو که ختم المرسلینی یا رسولؐ
هم نبی التوبه عبد الله توئی … نیز شمس العارفینی یا رسولؐ
اول مخلوق اولائے همه … آفرینش آفرینی یا رسولؐ
جامع اخلاق حسنے بوده … جد حسنےؑ و حسینیؑ یا رسولؐ
هست القاب تو مصباح الظلم … هم منیرے و مبینی یا رسولؐ

در شب معراج بر عرش برین
می سوزد کرسی نشینی یا رسولؐ
نام تو نور من الله روشن است
نیز عجز المجلینی یا رسولؐ
باقئے مدحت سرائے خویش را
حامئے دنیا و دینی یا رسولؐ

بر روانت صد درود و صد سلام
هم بر آلِ پاک و اصحاب کرام

مطلع بدر الدجائے یا نبیؐ
مشرق شمس الضحائے یا نبیؐ
علم الایمانے و علم الیقین
عالم و علم الهدائے یا نبیؐ
هم حبیبے هم مجابے و مطیع
مرتضائے مجتبائی یا نبیؐ
صاحب فرج و شفاعت هم توئی
صاحب التاج و الوائی یا نبیؐ
هم صبیح الوجهے و مرآتِ ذات
نیز مرآت الصفائے یا نبیؐ
هم تو هستی صاحب نون و قلم
یا اُذ سینی طاو هائے یا نبیؐ
مقتصد هم مومنی و هم نبیب
شمس و التین و سمائے یا نبیؐ
هم مفیض العالمینی هم شفیع
شافع روز جزائے یا نبیؐ
گشتهٔ بر عرش تا کرسے نشین
شاه لولاکے لمائے یا نبیؐ

بر روانت صد درود و صد سلام
هم بر آلِ پاک و اصحاب کرام

یا محمدؐ اول و آخر توئے
یا محمدؐ باطن و ظاهر توئے

داصل و فاضل محلل بودهٔ
هم ماحِل مقنف و آمر توئے
صادقِ سابق مذکر نام تست
هم مصدق ناطق و ذاکر توئے
نیز طلاب و مطهر اسم تست
طاب طیب و طیب و طاهر توئے
هم حلیمے هم نجیبے هم حسیب
هم حمید و حامد و حاشر توئے
هم نذیر و هم منذر نور نیز
هم نصیر ناصح و ناصر توئے
کنیت گشته ابوالطیب ترا
هم ابوالقاسم ابوالطاهر توئے

بر روانت صد درود و صد سلام
هم بر آلِ پاک و اصحاب کرام

گفته اند بار حجت ایمان ترا
هم لقب شد صاحب برهان ترا
عین عالم بودهٔ زان خوانده اند
عین مقصود و همه امکان ترا
هم سراج و نور کرد تند تلقیب
نجم ثاقب اسم شد رخشان ترا
هم تو هستی صاحبِ صاحب قدم
خوانده عالم صاحب السلطان ترا
مصلح و صالح توئی زان گفته اند
ای مکمل کاملِ دوران ترا
روح قدسی روح قسط و روح قد
این همه القاب شد شایان ترا
هم خطیبے هم خطیبِ کل اُمم
شد خطاب خطبهٔ قرآن ترا

بر روانت صد درود و صد سلام
هم بر آلِ پاک و اصحاب کرام

عروة الوثقیٰ ذو قوت توئی — بالغ ذو الفضل ذو عزت توئی
ہم شہید و عادلی و ہم عزیز — متقی معلوم ذو حرمت توئی
ہم حبیبی ہم بشیری ہم روف — ذو مکان جوادِ باہمت توئی
ہم قریشے ہم تہامی ہاشمے — ہم غریب جادۂ غربت توئی
ہم حجازی ہم ترازی ہم یتیم — مصری مکّے با مکنت توئی
ہم بیان و منتقے و حاقطے — ہم مقیم السنت و ملّت توئی
عاقب ماحِ و داعِ ہم خلیل — ہم قریب منزلِ قربت توئی
ہم ولی و ہم مکین و ہم شکور — صاحبِ درجاتِ بارفعت توئی
ہم مزمل ہم مدثر نام تست — اُمی محمود با فطرت توئی
ہم توئی مخصوص بالمجد و شرف — در جہاں مخصوص بالعزت توئی

بر روانت صد درود و صد سلام
ہم بر آلِ پاک و اصحاب کرام

مرحبا اے مصطفیٰ با وقار — احمد مختار صاحب اختیار
ہم کریم المخرجی عز العرب — ہم متقی ہستی و شفاف و بار
صاحب سیفی و صاحب مغفری — ہم توئی صاحب ردا صاحب ازار
ہم توئی صاحب فضیلت در جہاں — ہم توئی صاحب وسیلہ روزگار
صاحب معراجی و صاحب براق — صاحب خاتم توئے والا تبار

ہم مقام عالے محمود را — صاحبی اے رحمت پروردگار
ہم صفی اللہ نجی اللہ توئی — ہم کلیم اللہ کلیم کردگار
ہدیۃ اللہ نیز حزب اللہ توئی — ہم صراطِ ہم معالے اقتدار
ہم تو اکلیلے و کیلی و مقیل — ہم کفیلی ہم دلیل خیرکار
نعمت اللہ نیز ذکر اللہ توئی — نیز سیف اللہ مثل ذو الفقار
ہم رسولِ ذو الملاحم بودہ — ہم رسول الراحتِ عظمت شعار

بر روانت صد درود و صد سلام
ہم بر آلِ پاک و اصحاب کرام

السلام ای فخر آدم السلام — برزخ اکبر و اعظم السلام
ناصح دین ہادی شرع متین — مستقیم راہ محکم السلام
فاتح و فتاح و مفتاحِ جہان — ای محرم وی مکرم السلام
ہم شہیر و ہم مبشر بودہ — مُحی و مُقفی مفخم السلام
یثرب و موصول منجی نام تست — ای مقدس وی مقدم السلام
ایزد پاکت بصد عز و شرف — بر رسولان کردہ خاتم السلام
رونقِ ایمان و اسلام جہان — از تو گر دیدہ مسلّم السلام
نیستم باقی بخالت چون ہلال — ہند و خالِ تو ہستم السلام
ہفت بندِ نعت حسنہ بی عدیل ۱۳۱۰ — سال وصفت در نوشتم السلام

بر روانت صد درود صد سلام — هم بر آل پاک و اصحاب کرام

تاریخ وفات سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ علیه افضل الصلوة واکمل التحیات از کلام باقیؔ عقیدت نهاد راجه محبوب نواز نت گردهاری پرشاد بهادر

جهان تیره شد سحاب فنا
بروحش که خوش ما ... گفت
ز قطع وریدش چه دیدم حساب
شده بیگمان ضائع آن نور نفت

بر دیده مهر نبوت نهفت
ز دین رفته جان دین ز دنیا برفت
ازان یازده سال رحلت بگفت
ز باقیؔ خرد سال فوت شریف

هزاران درود و هزاران سلام
که پیش ازین سال فوتش بسفت
نمودم چو تحقیق ده شد یقین
محمد جدا شد ز اصحاب گفت
۱۰۲ ۹۲

نظم باقیؔ مشعر تولید مبارک جناب سرور کائنات علیه وآله افضل الصلوات والتسلیمات

لست و پنجم الف و اربع صد بدان — پیش تخلیق زمین و آسمان
هم بهشت و دوزخ و لوح و قلم — عرش و هم کرسی همه بُد در عدم
در حجاب قدرت حق بُد نهان — بعد ز ان شد اینهمه کون و مکان
سته هزار و لست و یک تاریخ دان — از سنه اسکندری اندر جهان
رفته بُد سی سال از اصحاب فیل — زین تولد بهرامت شد کفیل
هفت الف نه ماه و چهار ماه — هفت یوم از فوت آدم بود راه
اختلاف قول هست اندر بیان — لیک بعد دولت نوشیروان
کان مهر پیغمبر درخشان شده — زینت دین رونق ایمان شده

ایضاً از باقیؔ تاریخ سنه عیسوی تولید حضرت سید عالم صلی الله علیه وسلم

ز حکم پاک ربانی محمد — گرفت شکل انسانی محمد
بشد بر حسب لولاک لما خلق — میان عالم فانی محمد
بمانده در حجاب قدرت حق — هزاران سال پنهانی محمد
بلاشک رحمة للعالمین است — ازان افضال رحمانی محمد
خدا را با خدا پیوست آخر — خدا شد از خدادانی محمد
ازین رو احمد بے میم گردید — به تحقیقات عرفانی محمد
ز وحدت آمده در بزم کثرت — احد را زان بشد ثانی محمد
ولے بے سایه بُد جسمش بری بود — ز تکشیفات جسمانی محمد
تولد بر زمین گشت و ز معراج — فلک را ساخت نورانی محمد
همه ملک جهان را ساخت روشن — فروغ شمع یزدانی محمد
نموده تیرگی کفر را دور — ازان انوار سبحانی محمد

مسیحی سال تولید شریفش

بگو نور مسلمانی محمد

۵۶۹ھ

۷۸۶

الف بائے ماتم غم

اعنی ترجیع بند مرثیہ سید الشہدا قرۃ العین سید الثقلین

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

از منظومات منبع افادات فصیح اللسان بلیغ البیان فیض بنیاد

نواب زونت بہادر راجہ گردھاری پرشاد صاحب باقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آہ وغم درد والم رنج و عزا داریم ما	ماتمِ جانکاہ سبطِ مصطفےٰ داریم ما
جز و جزوِ جسم چون نے با نوا داریم ما	نوحۂ لب تشنگانِ بے نوا داریم ما
آمدہ ماہِ محرم ماتمِ حسینؑ را	اے فلک مانندِ تو نیلی قبا داریم ما
سبزیِ او زہر باشد سرخیِ او خون بود	این علامت یاد از برگِ حنا داریم ما
تا بمالد بر رخِ گردون دون در ماتمش	خاکِ خود را در رہِ باد صبا داریم ما
در غمِ بے آبیِ آن شہ ز چشمِ خود روان	اشک طوفان زا تلاطم آشنا داریم ما
گفت شاہِ دین کہ مارا نیست باکے از لعین	ہمتِ مردانہ شیر خدا داریم ما
از جفائے کافران مارا ہراسے ہیچ نیست	مثلِ حر دیندار یار با وفا داریم ما
با کشادِ دل بمیدانِ وغا استادہ ایم	قوتِ سر پنجۂ خیبر کشا داریم ما
ہست در نعم البدل آرام ما اندر حرم	گو بدشت کربلا کرب و بلا داریم ما
حیف زینب گفت یا ستار اکنون چارہ چیست	پردہ نے خیمہ نہ چادر نے ردا داریم ما
گفت از اہلِ حرم عابدؑ آوازِ حزین	کے امیدِ رستگاری و شفا داریم ما

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا وا دریغا وا دریغا حسرتا واحسرتا	ب

ای فلک نگذاشتی نام و نشان بوتراب
اینچنین شان نبی بود و نه شان بوتراب

شد جهان تاریک از باد حوادث گشته گشت
آنکه بد روشن چراغ دودمان بوتراب

حیف از دست لعینان شد نهان زیر زمین
آنکه بوده آفتاب آسمان بوتراب

جسم پاکش شد به خاک و خون چنین زاد و وطن
آنکه بوده روح روح و جان جان بوتراب

آن یکی مسموم رفت و دیگری پرخون گذشت
گشت یاقوت و زمرد گم ز کان بوتراب

هر گلی نشگفته و بشگفته را گردون به چید
در بهاران شد خزان گلستان بوتراب

لحمک لحمی بود پیدا فرق نبود زینهار
در میان مصطفیٰ و در میان بوتراب

رنج پیغمبر نباشد از چه رو رنج علی
بار وان ادست واحد تا روان بوتراب

شان اکبر را مپرس الله اکبر هر شقی
بالیقین بر شوکتش کردی گمان بوتراب

بود پیدا از جبینش شوکت و شان حسین
بود اندر پنجه اش تاب و توان بوتراب

های زینب گریه میکردی و گفتی یا خدا
نیست جز سجاد باقی در مکان بوتراب

ردیف	واے ویلا وائے حسرتا واحسرتا وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا	ت

صبح عاشورا حسین ابن علی بیدار گشت
بهر جنگ کافران خصم دین تیار گشت

از عزیزان و رفیقان چون کسی باقی نماند
عاقبت آن شاه دین خود عازم پیکار گشت

ذوالفقار حیدری را از کمرگه برکشید
بر یکی زد دو شد و زد اگر زد چار گشت

رخش را بر تاخت آنسان بر سر فوج شقی
هر که آمد پیش او چون گرد ره مسمار گشت

یکهزار و سه صد و شش زخم شدید آمد به رو
دلفگار از زخمهایش حیدر کرار گشت

بسکه پرخون شد تنش از خنجر و تیر و سنان
حلقهٔ جوشن بعینه دیدهٔ خونبار گشت

داد داد از دست بیداد لعینان داد داد
شد تن تنها شهید و واصل دادار گشت

از جفائے شامیان در دیدهٔ اهل حرم
روز روشن تیرگی افزائے شب تار گشت

از عداوت کرد دعوت شاه را شمر لعین
منحرف از عهد های باطل و اقرار گشت

از سموم صرصر رنج و هجوم درد و غم
هر گل باغ رسول مجتبیٰ چون خار گشت

نے کفن بود و نه مدفن بد نه آب غسل بود
پشته پشته کشته شد و ز لاشه ها انبار گشت

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا	ث

الغیاث ای آسمان زین ظلم بیجا الغیاث
از تو پرخون شد دل مولا و زهرا الغیاث

نیست این آوازهٔ رعد آسمان کرد الامان
از تلاطم کرده بانگ و شور دریا الغیاث

این صدائے کوه نبود چاره سود در رزمگاه
کوه نالان گشته زین ماتم به صحرا الغیاث

نیست این شور چقاچاق اندران میدان رزم
زین تغافل تیغ شاکی هست گویا الغیاث

هر که اندر کربلا دیدی چنین کرب و بلا
مینمودی الحذر یا الامان یا الغیاث

این بصیر خامهٔ ما نیست خالی از اثر
ناز کرد از ده زبان بر وقت انشا الغیاث

یک طرف خیمه زینب ساخت بانگ الحذر
یک طرف از رنج سر میکوفت کبریٰ الغیاث

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا	ج

تاجدارِ تختِ دین را گو نداد ندے خراج
آہ فرقش را نکردند ے بفرقِ نیزہ تاج

اے لعین گو وارثِ پیغمبرش نشناختی
در مسلمانان چسان خونِ مسلمان شد رواج

مید ہد ہر دم شفق رنگ گواہی تا کنون
نیست بہرِ این شہیدان از شہادات احتیاج

آیۂ تطہیر نازل ہست اندر شانِ او
من چہ شرحِ درجۂ شبّر نمایم اندراج

ماتم و غم ہر کہ میسازد پے سبطِ رسول
مید ہد ہر دم خدا او را نشاط و ابتہاج

حیف اکبر کشتہ گشت و تیرہ شد کون و مکان
در شبستانِ حسین ابنِ علی گُل شد سراج

سرزمینِ کربلا ہم قبلۂ ایمان شدست
مژدہ باد اے زائرانِ صادق راہ حجاج

شادی و غم گشتہ توام وادریغا وادریغ
بہرِ قاسم صبحِ محشر بود صبحِ ازدواج

خاندانِ شاہ شد مقتول در قیدِ شدید
عابدِ بیمار را افسوس کو کردے علاج

ردیف — واے ویلا واے ویلا حسرتا واحسرتا / وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — ح

اے شقیِ بدسرشت اے کافرِ زشتِ قبیح
در حقِ آلِ رسولِ حق چنین ظلمِ صریح

آنکہ را جائے فضیلت بُد بہ دوشِ مصطفےٰ
لاشِ او را کردہ در خاک و خون زیبان فصیح

شور غوغائے عجیب از قتلِ اکبر شد بپا
لبس نمک بر زخمِ دلہا ریخت آن حسنِ ملیح

زین شہادت جملہ امت را شفا شد حصول
گو کہ اسمعیل ہم گشتہ براہِ حق ذبیح

قولِ من نیز نہار مشمر کہ غلوئی شاعر لیست
واضح است و ثابت ست این از روایاتِ صحیح

ہر کہ وصفش مینماید می رود اندر بہشت
چون نہ اندر مدحتش از جان و دل باشم مدیح

در غمِ سرور نہ تنہا خون فشان گشتہ رسول
بر زمین گریان ز چرخِ چارمین آمد مسیح

ردیف — واے ویلا واے ویلا حسرتا واحسرتا / وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — خ

شد زمینِ کربلا چون تختۂ گلزار سرخ
بسکہ شد از خونِ آلِ حیدرِ کرّار سرخ

امتحان گاہِ وفاداران بدآن میدانِ رزم
روے کافر تیرہ گشت و چہرۂ دیندار سرخ

بسکہ شد سیلابِ خونِ آلِ پیغمبر روان
آب شد چون خون بشریان اندران جوبار سرخ

گاہ تحریرِ شہادت حاجتِ شنگرف نیست
رنگ طوطی خامہ را شد خود بخود منقار سرخ

از جفائے شامیانِ زرد روے تیرہ دل
سبزپوشان را بہ شاہ ہر جبّہ و دستار سرخ

دل پُر از خون ہائے ارمان تن پُر از زخمِ سنان
ظاہر و باطن ہمہ چون غنچۂ گلنار سرخ

این ز تاثیرِ شہیدان ست ورنہ از شفق
اے سپہرِ تیرہ رو کے بُد ترا رخسار سرخ

عابدِ بیمار اندر خانۂ زندان ز غم
آنچنان بر زد سرِ خود را کہ شد دیوار سرخ

زین غمِ جانکاہ مثلِ دامنِ گلچین نشد
دامنِ اہلِ عزا از دیدۂ خونبار سرخ

دید قاسم را چو اندر خون طپان زینب بگفت
آہ این دستِ حنائی شد کنون بسیار سرخ

ردیف — واے ویلا واے ویلا حسرتا واحسرتا / وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — د

آہ فرقِ شاہ را بے خود و افسر ساختند
کشتہ بر یک نیزہ مثلِ مہرِ محشر ساختند

شیشۂ ایمانِ خود بر سنگِ عصیان بر زدند
کاین ستم تا بر بنِ ساقیِ کوثر ساختند

آبروئے دینِ خود را زین تظلم ریختند
با سرِ سلطان چہ گستاخی نمودند آہ آہ
نیزۂ خون خوارہ را بر سینۂ اکبر زدند
از غل و زنجیر آہن آہ این بدگوہران
خیمہ و خرگاہ و ساز شاہ را آتش زدند
شد سرِ سرورِ روان از حکم شمرِ بدگمان
کتف و بازوئے علمدارِ علی کردند قطع
در تموزِ آفتاب انداختند شمرِ لعین
آدمؑ ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ موسیٰؑ یا رسولؐ
حواؑ سارہؑ ہاجرہؑ کلثومؑ و زہراؑ آمدند
گو بہ چشم سر ندیدند آن سر از حکم مغیب
تا دمشق آمد چو آن سرہا سرِ شہدائے دین

تر گلوئے تشنہ کامان ز آبِ خنجر ساختند
خوفِ حق کردند نے پاسِ پیمبر ساختند
تیرِ زہر آلودہ وقفِ نائے اصغر ساختند
در گلوئے عابدِ بیمار زیور ساختند
از شرارت ناریان دوزخی شر ساختند
گو کہ پنجاہ چار سالہ پیروے مقرر ساختند
طائرانِ قدس را بے بال و بے پر ساختند
طائران بر لاشہ اد سایہ از پر ساختند
بر سرِ ہر منبرے تعظیم آن سر ساختند
خاک بر سر قربِ آن سر نوحہ را سر ساختند
لیک سرکوبان سراسر تعزیت در ساختند
از سرِ پرخاش آویزان دران در ساختند

ردلیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا	ذ

شربتِ مرگست اینجا از شرابِ جان لذیذ
تلخیٔ صبر و شکیبائی گوارا ساختند
ننگ باشد نام ساز آبِ خود بر وقتِ جنگ

گشت از حلوائے دنیا تلخی ایمان لذیذ
چون نشد کام و زبانِ شان ز آبِ نان لذیذ
نیست نامِ ہفتخوانِ رستم و ستان لذیذ

گفت سقائی حسین از سرگروہ شامیان
با مذاقِ لذتِ غمخواری امت بلے
در رضائی حق رضائی آلِ حیدر بودہ است
ہر دہانِ زخم شمشیر با زبانِ حال گفت

آب دہ بس از کباب این دل بریان لذیذ
شاہ دنیم را نبودہ نعمت الوان لذیذ
عابد بیمار را درد است از درمان لذیذ
وہ چہ شیرین ست آبِ خنجر و پیکان لذیذ

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا	ر

گفت شاہِ دین کہ ای فرزند اکبر غم مخور
خاتم انگشتِ خود را در دہانش داد و گفت
جامِ آبِ کوثرت اندر جنان خواہند داد
گر بہ تیرِ قطرۂ آبے نشد در کربلا
در رضائی حق رضائی اہل بیت حق شمار

خوب قتلِ کافران کردی بزور ذوالفقار
از شہادت کن حصول سرخروئی ای پسر
فکرِ تنہائی مکن ای جانِ بابا از عقب

ہان مترس از تشنگی و ز تابشِ خور غم مخور
میدہد لیکن ترا ساقیِ کوثر غم مخور
غم مخور لے روح بابا جانِ مادر غم مخور
امتِ ما را شفاعت شد میسر غم مخور
از پدر فکری مساز و ز برادر غم مخور

صبر کن اکنون بخور شمشیر خنجر غم مخور
شاد باش و باش شاکر بر مقدر غم مخور
با بد دولت نیز می آئیم و اصغر غم مخور

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا	ز

چون علی اکبر ز حکم شه بر اعدا گشته باز / در گروه شامیان یک حشر برپا گشته باز
طارق و پسران او را کشته آن شیر شجیع / در همه روباه مزاجان شور و غوغا گشته باز
یک لعین چون دیده شان و شوکت او را به رزم / گفته بیشک حیدر کرار پیدا گشته باز
برق سان بر فرق صد کفار تا بید و ریخت / معجزات ذو الفقار دین هویدا گشته باز
بر فرات آن شاه دین گو رفت از بس تشنگی / آب ناخورده پدر رد و غم ز دریا گشته باز
بد شهادت در مشیت شاه بر اصرار حسر / هفت شب در کربلا رفت و همانجا گشته باز
باز آمد جان به خیمه در تن اهل حرم / چشم اکبر چون در آغوش پدر وا گشته باز
لطف آنحضرت بگفت و حال حوران هم شگفت / پس از آن راهی جنت با تمنا گشته باز
بعد سه بادیه جان و مال از کرب و بلا / در مدینه عابد بیمار تنها گشته باز

ردیف	واے ویلا واے ویلا حسرتا و احسرتا وا دریغا وا دریغا حسرتا و احسرتا	سس

حال زار سید الشهدا چه میپرسی مپرس / حشر شد در کربلا برپا چه می پرسی مپرس
آن علم شد سرنگون مشکیزه هم شد پر ز خون / کشته شد عباس بر دریا چه می پرسی مپرس
آتش اندر جان فتاد از تلخ کامی حسین / آب گشته زهره زهرا چه می پرسی مپرس
پرده ناموس و ننگ دو جهان صد پاره گشت / بے ردا شد زینب و کبری چه می پرسی مپرس
صدمه روز قیامت بود از آن عشر شیر / انتشار روز عاشورا چه می پرسی مپرس
از بن هر مو چه خون هر دم روان دم زیر تیغ / بارش خون گشته در هر جا چه می پرسی مپرس

آشیان دل کرده بی پرواز افتاده بخاک / طائران گلشن و صحرا چه می پرسی مپرس
صورت تصویر ساکت گشته بی آب و علف / وحشیانه بیشه و بیدا چه می پرسی مپرس
شد زمین بر آسمان و آسمان زیر زمین / شش جهت گشته ته و بالا چه می پرسی مپرس
تیره گشته مثل شب اقصای عالم تا سه روز / مهر از مشرق نه شد پیدا چه می پرسی مپرس
انس و جان جن و ملک کرده نه هو هو ساختند / اولیا و انبیا ها ها چه می پرسی مپرس
نام قاتل گفت و از وقت شهادت مژده داد / سرور گیهاتن در رویا چه می پرسی مپرس
در شب عاشورا آمد حیدرش در خواب گفت / ای پسر هشیار از فردا چه می پرسی مپرس

ردیف	واے ویلا وائے ویلا حسرتا و احسرتا وا دریغا و دریغا حسرتا و احسرتا	ش

عابد بیمار گشتی مضطرب بر جای خویش / چون گلو در طوق و در زنجیر دیدی پای خویش
خنجر بگفته جان و سر رامی کنم نذر حسین / نی مرا پروای فرزندست و نی پروای خویش
شهربانو را بشد رنج دو بالا آه آه / رخت جنگ آراست اکبر چو نگه بر بالای خویش
از عداوت کرده دعوت آن یزید پر فریب / ورنه چون بگذاشتی آن شاه دین ماوای خویش
هر که همراه شهید کربلا گشته شهید / سرخ رو گردید روز حشر در ابنای خویش
از کمان کوفیان هر تیر کامد پے به پے / از رضا میداد جا بر سینه پهنای خویش
هر که می آمد بجبر شمر لعین از بهر قتل / شاه میفرمود کای کافر بدر بر جای خویش
آن سیه روی که دارد سینه اش داغ سپید / خود بخواهم داد زیر خنجر او نای خویش

یا الٰہی من سر خود بر سرِ راہِ رضا
دادہ ام بہرِ نجاتِ امت بابائی خویش

ردیف — وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا
وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — ص

جنتی ہر مسلم ست و شیعہ سلطان خصوص
گشتہ گو جور و جفا بر سبطِ پاکِ مصطفٰے
گو لبسا گرد دغا کرد آن یزید بے حیا
گو ز بے آبی بسی بیتاب بودند اہل بیت
حسرتا بر بیکسی بے نوایانِ حسین ع
از غمِ حسنینؑ می گردد حصول خور می
انبیاؑ اولیا گشتند محزون و ملول

دوزخی ہر کافرست و دشمنِ ایمان خصوص
ظلم بیحد شد روا بر اصغرِ نادان خصوص
شاہ را دادہ فریب از وعدہ و پیمان خصوص
مضطرب احوال بُد سجادِ بی درمان خصوص
گریہ ہا میساخت ہر جن و ملک انسان خصوص
مشکل ہر کار دنیا میشود آسان خصوص
شاد و خرم کوفیانِ لعنتی شیطان خصوص

ردیف — وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا
وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — ض

شاہ را بود دست از نجبا لیش امت غرض
داشتے پروا ز سرنے التفاتے بر پسر
بہر حرص و آزِ دنیا دینِ خود کردند خوار
نقدِ ایمان باختی دنیا را دین ساختی
ورنہ از آلِ نبیِ پاک و اولادِ علیؑ

خواہشی میداشت از حوران از جنت غرض
بود حر را از وفاداری آنحضرت غرض
اہل کوفہ را نبود از مذہب و ملت غرض
ہے یزیدِ بد کِشش داری تو از دولت غرض
ای لعین بر گو چہ بود از تحت بیعت غرض

گفتگو پیش از شہادت کرد با کافر کہ بود
فرضِ ما حبِ حسینؑ و سنتِ ماتم است
از مدینہ چون طلب کردی بہ اصرار و قرار
سوی خیمہ کافران را خوفِ شہ رفتن نداد

شاہ را بار دگر از ختم این حجت غرض
نیست ما را از زر و از فرض و سنت غرض
بیگمان علین عداوت بود زین دعوٰی غرض
ورنہ آن نامحرمان را بُد کجا حرمت غرض

ردیف — وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا
وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — ط

ہست حُبِ سبطِ احمد بہر ہر دیندار شرط
حملہ باطل بود باطل اگرچہ باشد ساختند
شاہ فرمودند ما را از شہادت رنج نیست
فکر بے آبی نمی سازیم اندر کربلا
قوتِ ایمان بود بہر ولائے پنجتن
دولتِ دینِ عمر و عزتِ الفت خود دہ مرا
نیست غیر از طوق در مان در گلو سجاد را

ہمچو بغضِ پنجتن کان ست بہ کفار شرط
عہد و پیمان وعدہ پیوند و قسم اقرار شرط
کردہ ایم از جانِ بابا از پی دیدار شرط
جامِ کوثر ساختیم از حیدرِ کرار شرط
زور کیستی در جہان باشد پی دیدار شرط
میکنم اندر صلہ از فیض عامت چار شرط
این چنین بیمار را کے بود این تیمار شرط

ردیف — وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا
وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — ظ

یا قیا تا کے تحمل تا کجا سازم لحاظ
بہرِ قتل آمد جوانی و ز ہدایت بازگشت

بیش باد العنت از من بر یزیدم لحاظ
آن زمان ہم داشتی آن ہادیِ عالم لحاظ

شد مسلمان و شهیدش ساختند آنگه به گفت	دین پناها دار در محشر ازین پرغم لحاظ
شهربانو گفت غارت برده اند از ما ردا	چون کنم ای آه از کفار نامحرم لحاظ
کافری را از گروه کوفیان بگذاشتی	گر نه کردی شاه از قتل بنی آدم لحاظ
زین سبب اندر رخیز تنبیه دادی هر زمان	زین جهت در کشت و خون میساختی هر دم لحاظ
نالهٔ اهل حرم میرفت بر عرش برین	گر نبودی مانع شان حکم شاه دم لحاظ

ردیف — وای ویلا وای ویلا حسرتا واحسرتا — وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — ع

حیف از سبط نبی پاک میسازی نزاع	چند بر داری تو ای بیدین ز دنیا انتفاع
از شرارت خود ختی با خاک یکسان ساختی	شاه دین را خیمه و خرگاه سامان و متاع
آفرین صد آفرین صد آفرین صد آفرین	در وفاداری نبوده مثل حر مرد شجاع
گه به مشرق بود تابان گه بمغرب شرقیان	برق سان می تافتی هر سو ز تیغ او شعاع
هر که آمد پیش او گردید فی النار السقر	هر کرا می گشتی مقابل مینمودش از فارغ
خواست از سبط نبی بیعت که تا باشد مطیع	این ندانسته که ذاتش بد دو عالم را مطاع
خواست رخصت چون علی اکبر ز بانو آه آه	هوشش از سر تاب از تن جان ز قالب شد وداع

ردیف — وای ویلا وای ویلا حسرتا واحسرتا — وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — غ

آمده ماه محرم وادریغا وادریغ	باز شد سامان ماتم وادریغا وادریغ

ناله شد دمساز جانها حسرتا واحسرتا	غم به دلها گشته مدغم وادریغا وادریغ
قصر دین احمدی افتاد از بنیاد حیف	نظم ایمان گشته برهم وادریغا وادریغ
جامهٔ گلها قبا شد در چمن زار جهان	چشم شبنم گشته پرنم وادریغا وادریغ
هست در اطراف گیتی شور و بانگ هایهای	هست بر انسان عالم وادریغا وادریغ
ظلم از تو شد زیاد ای لعنتی ابن زیاد	چون تو باشد ظالمی کم وادریغا وادریغ
بر امید بیعت تو بخطا و بقصور	کشته شد مسلم چه گویم وادریغا وادریغ
نیست ای گردون فقط بر گردنت خون حسین	هم حسن را کشتی از سم وادریغا وادریغ
چون سر سلطان دین را بر علم افراختند	جعد و گیسو گشته پرخم وادریغا وادریغ

ردیف — وای ویلا وای ویلا حسرتا واحسرتا — وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا — ف

روز عاشورا شه دین بود تنها یکطرف	فوج شامت موج شامی شد صف آرا یکطرف
مومنان هفتاد و دو کفار بست و دو هزار	یکطرف بد جوشش دین و حرص دنیا یکطرف
داشت یکسو چشم تر بر چشمهٔ کوثر علی	مو کنان گریان و مویان بود زهرا یکطرف
با رسول پاک زین غم نوحه سر می ساختند	نوح و آدم یکطرف موسی و عیسی یکطرف
شور محشر بود اندر خیمهٔ اهل حرم	نالهٔ زینب یکطرف کبری یک طرف
مضطرب جن و ملک یکسو بر نج و ماتمش	سینه کوبان در محش غلمان و حور یکطرف
زین بلا در کربلا شور قیامت شد بپا	بانگ ها یکطرف فریاد و غوغا یکطرف

هم علم گشته نگون هم مشک شد خوار و زبون
بر تن بی فرق سلطان اسپها بر تاختند

هر دو بازو یکطرف افتاد و سقا یکطرف
عضو عضوش شد جدا زان یکطرف یکطرف

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا واحسرتا واحسرتا وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا	ق

چون سر خورشید گردون گرفته در طبق
گشته از خوف و نهیب او میان رزمگاه
ماه هم در هاله اندر حلقهٔ ماتم نشست
ہائی حک شد نام آل ملک ام الکتاب
لیک این گندم نمایان جو فروشی ساختند
ای یزید حق تلف بر گو دیگر کس کربود
نی ترا پاک قیامت نی ترا بیم حساب
شامیان گشته چون شام ظلمات تیره تر
ای فلک دامان تو تر هست از خون حسین

بهر سر دادن لبش آماده شد از حکم حق
چهرهٔ شامی سیه روی عراق پر عرق
مهر هم در پردهٔ ظلمت خزیده زین قلق
بر هم و درهم شده شیرازهٔ این نه ورق
زین لعینان را چو گندم سینه شد از تیغ شق
جز حسین ابن علی ارث نبی را مستحق
نی ترا پاس پیمبر نی ترا ترسی ز حق
کوفیان را شد شب یلدا سپیدی فلق
حیف بر بیرنگی تو نیست ایما رنگ شفق

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا	ک

خاندان حیدری شد از تو برباد ای فلک
تو چه دانی قدر عز و جاه اولاد علی

کیست اندر خانه او غیر سجاد ای فلک
او بجز برادر بود و داماد ای فلک

کی چنین رنج و غم و هم بر کسی وارد شدست
حیف بر آل رسول مجتبی این جور و ظلم
بس جفا کامدی رسول است از تو ناخوش ای سپهر
آن شهی کو کان داده ظهورت در جهان
مومنان را بیدهی تکلیف و تعذیب ای لعین
تف بروی تیره گون شوم تو صد بار تف
اینچنین آفت نشد بر جسم و جان هیچکس
کاخ ایمان شد خراب از جور تو ای خانه خراب
اصغر بی شیر را اندر گلو پیوسته تیر

باز گو اندر جهان داری اگر یاد ای فلک
خوار کی شد اینچنین دیگر نبی زاد ای فلک
بس ستمگاری بتول است از تو ناشاد ای فلک
اینچنین بر سید و سازی تو بیداد ای فلک
کافران را بیکسی تائید و امداد ای فلک
خاک بر فرق و سر اختر دوران تو باد ای فلک
زابتدای خلقت ارواح و اجساد ای فلک
قصر دین هم از تو شد بی بیخ و بنیاد ای فلک
بر جفا کیشی تو فریاد فریاد ای فلک

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا	ل

ای به صورت مهر تطهیر نوید جلال ذوالجلال
ور نسب هستی تو زینت بخش اولاد علی
در اصالت بی نظیری در نبالت بی مثل
آسمان اعتلا و قطب چرخ ارتقا
شارب شرع نبوت حامی دین متین
آیت تطهیر نازل شد بشانت بوده

وی به معنی مظهر حسن و جلال لایزال
در حسب هستی پیمبر زاده شرف افزای آل
در شریعت بیعدیلی در کرامت بی مثال
مشرق هر ولایت مطلع بدر کمال
مرد میدان جلادت شیر غابات جدال
پاک دین پاکیزه دل پاکیزه خو پاکیزه حال

خاک را با عالم پاک ست کی نسبت ولا — هست بد بین با بد و دشمن بد خو بد آئین بد خصال
کی شود هم رنگ جوهر ریزهٔ سنگ سیاه — کی شود هم سنگ گوهر پارهٔ خوار سفال
کرده بهر شفاعت این شهادت را قبول — بهر عفو انتقام ما ترا شد انتقال
ای دریغ از غم دما تم نسازیم ای دریغ — بهر امت چون تو نمودی دریغ از جان و مال
چه تو نبود تشنه کام منبع فیض و عطا — چه تو نبود بے نوا ئے مصدر بذل و نوال

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا وا حسرتا وا دریغا وا دریغا حسرتا وا حسرتا	م

نور پیغمبر ز رویت هست روشن یا امام — سلسلهٔ ات رمز الهی را ست مسکن یا امام
خیر تو پشت و پناهی نیست در کون و مکان — در گه تو مومنان را هست مامن یا امام
ساز ایمن از غم و اندیشهٔ روز جزا — بهر ذوالمنن کن نگاه لطف بر من یا امام
در رهِ حبِ ولایت کرده ام از سر قدم — چون تو هستی رهبر که بیم رهزن یا امام
از دل و جان هست این بنده غلام نام تو — از کف باقی مکش زنهار دامن یا امام
از پی بخشایش او حیلهٔ دیگر مخواه — این قدر بس حیدر ابا دست مسکن یا امام
جزو جزو جسم پاکت حامی کل شد بحشر — وقف آمرزش نمودستی سر و تن یا امام
خصم ایمان بود کی بود است خصم تو یزید — دشمن دین بد ترا کی بود دشمن یا امام
آدم و حوا است از بهر تو در درد و الم — از غم تو جمله در زهرا و شیون یا امام

ردیف	وائے ویلا وائے ویلا حسرتا وا حسرتا وا دریغا وا دریغا حسرتا وا حسرتا	ن

هم رسول مجتبی را جان جانی یا حسین — هم بتول پاک را روح روانی یا حسین
از علو درجت داوج تفاخر حاصل است — خاکسار ورگهت را آسمانی یا حسین
در جهان او ربیگمان مسند نشین دولت است — آنکه از بهر رجب خود نشانی یا حسین
خاکسارم ذره دارم ذره دارم ذره دار — مهربانی مهربانی مهربانی یا حسین
حاجت اظهار درد دل نیا شد پیش تو — بر دلت پیدا است هر راز نهانی یا حسین
جز در درگاه تو ملجا و ماوائے دگر — نیست باقی راه دین و دنیای فانی یا حسین
رتبه ام برتر شود از رتبه رایان هند — گر مرا هندو غلام خود بخوانی یا حسین
کافر بے پیر اکبر را به تیغ جور کشت — ز هم از هم تا کرده ملعون بر جوانی یا حسین
تا سه روز آب ت ندا ده موخت سین انشاه — خوب کردا این زیادت مهمانی یا حسین

ردیف	وائے ویلا وائے حسرتا وا حسرتا وا دریغا وا دریغا حسرتا وا حسرتا	و

یافت چون فخر شهادت شبیر تشنه گلو — داد در رضوان از درِ جنت صدا کای ماه خلو
جام کوثر ساقی کوثر بدست آورد گفت — ای پسر در خور که بودی تشنه لب بر آب جو
حیرت آید اکبر چه می پرسی که در هنگام بزم — هر که آید رو بر روی او بهر گردانید او
بر نخورد از باغ هستی در جوانی شد شهید — نخل عمرش قطع شد افسوس در عین نمو
در غم اکبر تو حال شهربانو را مپرس — گاه می زد دست بر سر گاه می کند موی او
حیف از دست جفای کوفیان بے حیا — بے ردا گردیده سرگردان سکینه کو بکو

اینچنین اہلِ حرم سرگشتہ و حیران شدند　　پُر رختہای گنبدِ گردان تفو بار اتفو

ردیف

وائے ویلا والئے ویلا حسرتا واحسرتا
وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا

حالِ صغرا در وطن گردیدہ ابتر آہ آہ
یاد ہر یک می نمودی شور و غوغا فزود
گریہ بیادِ جان بابا می نمودے آہ آہ
گاہ گریان خون فشاند و گاہ مویان بکند
ز آستین روبیدہ زہرا قتل گاہ شاہ را
نقدِ ایمان را زکف دادند آن بدگوہران
یا حسین نیک اختر زادۂ زہرا نبود

چون شنید احوال بیتابیِ مادر آہ آہ
گاہ کف برکف بزد گہ کوفت بر سر آہ آہ
گاہ کردی در فراقِ ہر برادر آہ آہ
ہائے اکبر کردہ شیون بہر اصغر آہ آہ
کردہ حیدر ہائے ہا و ہم پیمبر آہ آہ
بہر حرصِ ملک و مال و دولت و زر آہ آہ
پاکہ خود زہر نبی را بدہ دختر آہ آہ

ردیف

وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا
وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا

لا

آفت و قہر و غضب ظلم و فساد شہر بلا
در گذشت از تنای اصغر باز دشہ را شکست
سنگہا ہم زدند از دور آن سنگین دلان
حالِ زار زینب و کبری چگویم وا دریغ
رنج بیخوابی غم سے آفی و فکر حرم

بود از بہر دل و جان نبی در کربلا
از کمان قہر بود آن ناوکِ بی پر بلا
بے نوایان را شدی نازل چنین یکسر بلا
این قیامت از درد و ستم ہم آن خزین مانند بلا
یعنی بہر شاہ دین لابد بلا بر سر بلا

باکِ آتش بیم غارت خوف جانہا الامان
داغِ اصغر دردِ شوہر رنجِ اکبر ہائے ہائے

یک بلا گر دفع شد عارض بشد دیگر بلا
جملہ بہر شہر بانو بُد ہر آفت ہر بلا

ردیف

وائے ویلا وائے ویلا حسرتا واحسرتا
وادریغا وادریغا حسرتا واحسرتا

ی

داغِ فرزندان مرا ہم کردہ محزون یا علی
چون نبارم خونِ دل در یادِ فرزندان تو
تشنہ لب شد شیرِ تو چون بر لبِ دریا شہید
اولیا و انبیا را ہم نجات از غم نشد
سنے دری باز ست و نی راہ ست پیدا در نظر
ہست گو ہندو ز دل مداحِ اولادِ تو ہست
شاعرِ شیرین زبانم لیک از تلخی رنج

چون کنم صبر و تحمل چون کنم چون یا علی
گشتہ زین غم ز آسمان ہم بارشِ خون یا علی
چون نسازم خون روان از دیدہ جیحون یا علی
از جفای گنبدِ گردان گردون یا علی
چون روم از گنبدِ افلاک بیرون یا علی
بر تو حقِ باقی فانی ست افزون یا علی
بر زبانم نیست غیر از دردِ مضمون یا علی

قطعہ تاریخ

چون این نوحہ ز دردِ دل نوشتم
بہ ترتیبِ الف تا یا ہمہ بند
مگو کین نیست تصنیف از مسلمان

در عاشورا بوقت درد زینکو
جدا گانہ رقم کردم تو بشنو
مگو کاین را بیان کرد ست ہندو

بخواں ایں رسا سعادت ساز حاصل کہ خواہی یافت ازوی راہ میتو
مکن تفتیش تاریخش تو باقی الف بائے غم آل علی گو

۱۳۰۵ھ

قطعہ تاریخ

نوحہ در ماتم شاہ امم با دل پر درد نمودم رقم
کس نہ چنیں ساختہ ترجیع بند نیست یکی حرف ز احراف کم
از الفش بیں کہ چساں در بیاں نظم در عاشورا لشد یک قلم
حرف مگیر اینچہ کہ ہند و بگفت داد بدہ از رہ لطف اتم
ور کرم اصلاح بدہ کن صحیح گر بہ روایات بہ بینی سقم
نعمت دنیا چہ کنی اے شفیق نوحہ من خواں کہ بیابی نعم
مصرع تاریخ ز باقی شنو نوحہ آلام الف بائے غم

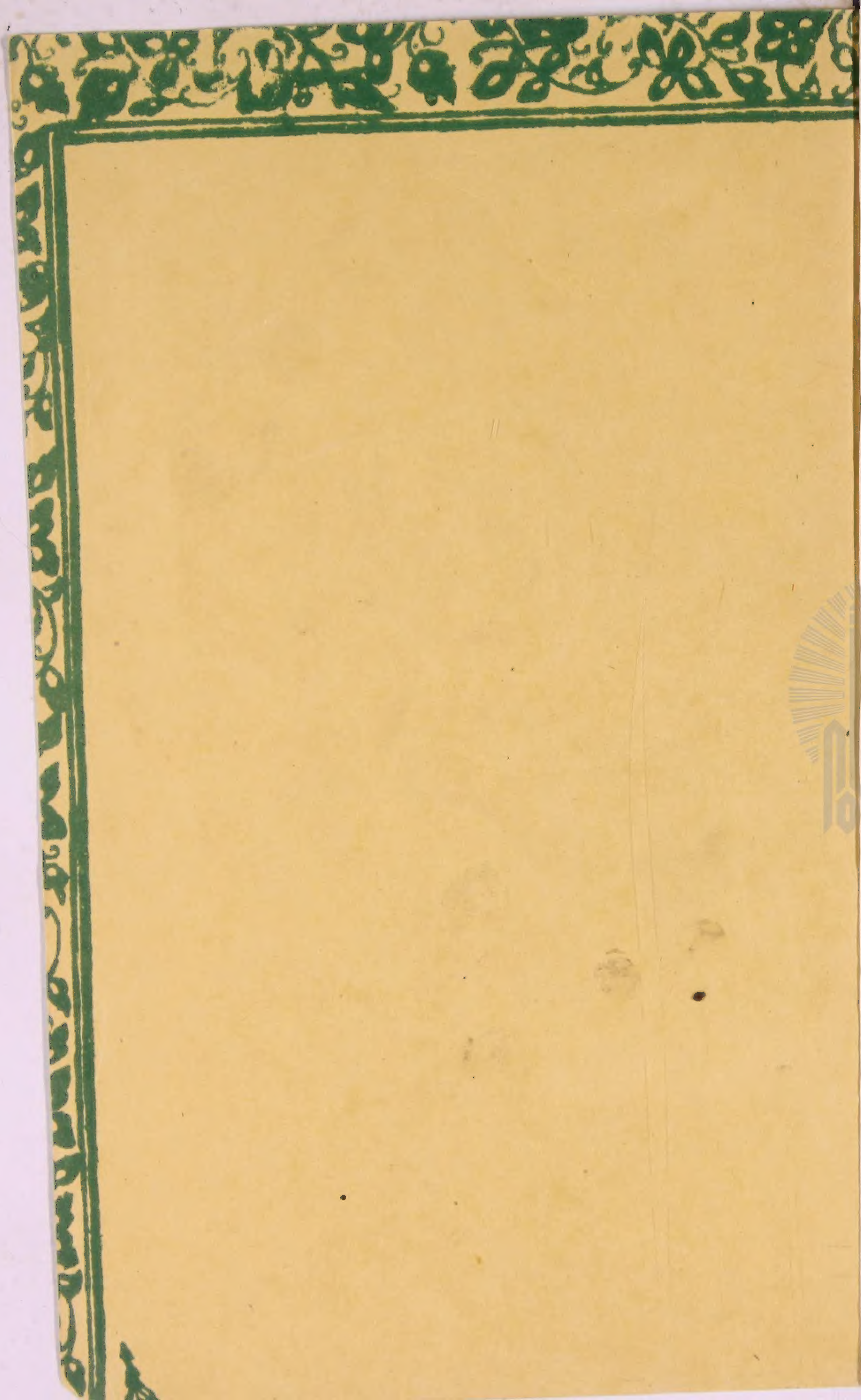
۱۳۰۵ھ

تعداد اشاعت ۱۰۰۰

کتابت سید عباس صاحب عرفانی

طباعت کاظمی پرنٹنگ پریس دار الشفا حیدرآباد

ناشر آغا سید حسن کربلائی



بیمن صناع مکین و مکان بفضل خالق زمین و زمان اعنی سنہ ۱۵ء



از
راجہ بہادر گردھاری پرشاد محبوب نواز ونت باقیؔ

بہ حسن سعی آغا سید حسن کربلائی

